باسمہ سبحانہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

١٢ جمادی ١٤ھ

مناجاتِ علی

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

مناجاتِ علمی

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دانشگاہِ خانۂ حکمت پاکستان

INSTITUTE FOR SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.

www.monoreality.org

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISBN 190344033-5

Published by:
International Book House Gilgit

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	آغازِ کتاب	ز
۲	اس کتاب کا پیارا نام	ط
۳	دانشگاہِ خانۂ حکمت کی گرانقدر علمی خدمات (۱)	یا
۴	دانشگاہِ خانۂ حکمت کی گرانقدر علمی خدمات (۲)	یج
۵	الباقیاتُ الصّالحاتُ = صدقۂ جاریہ	ید
۶	Lasting Good Deeds	یو
۷	مناجاتِ علمی - ۱	۱
۸	مناجاتِ علمی - ۲	۲
۹	مناجاتِ علمی - ۳	۴
۱۰	مناجاتِ علمی - ۴	۶
۱۱	مناجاتِ علمی - ۵	۸
۱۲	مناجاتِ علمی - ۶	۹
۱۳	مناجاتِ علمی - ۷	۱۰
۱۴	مناجاتِ علمی - ۸	۱۱

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۵	مناجاتِ علی - ۹	۱۲
۱۶	مناجاتِ علی - ۱۰	۱۴
۱۷	مناجاتِ علی - ۱۱	۱۵
۱۸	مناجاتِ علی - ۱۲	۱۷
۱۹	مناجاتِ علی - ۱۳	۱۸
۲۰	مناجاتِ علی - ۱۴	۱۹
۲۱	مناجاتِ علی - ۱۵	۲۱
۲۲	مناجاتِ علی - ۱۶	۲۳
۲۳	مناجاتِ علی - ۱۷	۲۵
۲۴	مناجاتِ علی - ۱۸	۲۶
۲۵	مناجاتِ علی - ۱۹	۲۸
۲۶	مناجاتِ علی - ۲۰	۳۰
۲۷	مناجاتِ علی - ۲۱ منظوم	۳۱
	''حاضر امامؑ کی پُر حکمت توصیف''	
۲۸	مناجاتِ علی - ۲۲	۳۳
۲۹	مناجاتِ علی - ۲۳ منظوم	۳۴
	''ظہورات و تجلّیاتِ علیؑ''	

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۳۷	مناجاتِ علمی - ۲۴	۳۰
۳۸	مناجاتِ علمی - ۲۵ منظوم	۳۱
	''یہ خواب ہے یا بیداری؟''	
۴۰	مناجاتِ علمی - ۲۶	۳۲
۴۱	مناجاتِ علمی - ۲۷ منظوم	۳۳
	''مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات''	
۴۴	مناجاتِ علمی - ۲۸	۳۴
۴۵	مناجاتِ علمی - ۲۹	۳۵
۴۶	مناجاتِ علمی - ۳۰	۳۶
۴۷	مناجاتِ علمی - ۳۱	۳۷
۴۸	مناجاتِ علمی - ۳۲ منظوم	۳۸
	''عارفانہ کلام مولائے زمانؑ کی شانِ اقدس میں''	
۵۱	مناجاتِ علمی - ۳۳ منظوم	۳۹
	''مستِ الست''	
۵۳	مناجاتِ علمی - ۳۴	۴۰
۵۵	مناجاتِ علمی - ۳۵ منظوم	۴۱
	''توصیفِ لطیفِ مولانا حاضر امام''	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۲	مناجاتِ علمی - ۳۶	۵۷
۴۳	مناجاتِ علمی - ۳۷	۵۸
۴۴	مناجاتِ علمی - ۳۸ منظوم .... "استمداد"	۵۹
۴۵	مناجاتِ علمی - ۳۸ کی ایک تجلّی	۶۱
۴۶	مناجاتِ علمی - ۳۹ .... اعتکافِ کثیر المقاصد (۱)	۶۳
۴۷	مناجاتِ علمی - ۴۰ .... اعتکافِ کثیر المقاصد (۲)	۶۷
۴۸	انڈیکس	۷۲

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آغازِ کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔قلبِ قرآن (سورۂ یٰسین ۳۶:۱۲) میں حکمتِ بالغہ سے لبریز ارشاد ہے: اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَاقَدَّمُوۡا وَاٰثَارَھُمۡ وَکُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ۔

ترجمہ: ہم ہی یقیناً (ہر قسم کے) مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اوران کی باقی ماندہ نشانیوں کو لکھتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو امامِ مبین میں گھیر دیا ہے۔

تاویل: ہر چیز سے مرادکُلّ کائنات ہے، چنانچہ ہر روحانی قیامت میں کائنات لپیٹ کر امامِ مبینؑ میں رکھ دی جاتی ہے، تاکہ عارف کو علیؑ الوقتؑ کی معرفتِ کُلّی حاصل ہو، ایسے عظیم معجزات کا مشاہدہ حظیرۂ قدس میں ہوتا ہے۔

میں جماعت کے نقشِ پا کی مٹی کا ایک ذرّہ ہوں، جماعتے ۲ غم اُہوؤٹ لُم تکرے پھُگن با۔ خدا کی قسم! یہ پاک حاضر امام صلوات اللہ علیہ کا علمی معجزہ ہے کہ ہمارے عزیزوں کی درویشانہ دعا سے مولائے مہربان ایسے علمی معجزے کر رہا ہے، اے کاش! میں شکرگزاری میں خوب گریہ وزاری کر سکتا! اے کاش میں پیاپے (مسلسل) بہت سے سجدے کر سکتا!

اے عزیزان! جوانی میں خوب عبادت کرنا، کیونکہ روحانی ترقی کا امکان جوانی ہی میں ہوتا ہے۔

اے عزیزان! آپ کی دعا اور مولا کے فضل وکرم سے کتابیں بہت ہوگئی ہیں، اب میں بہت ڈرتا ہوں اگر ہم ایسی کتابوں کو نہیں پڑھتے ہیں تو کیا یہ ہماری بہت بڑی

ناشکری نہیں ہوگی؟ خدا کے واسطے آپ سوچیں، خدا کے واسطے آپ سوچیں، ہر کتاب کے علم وحکمت کو دل ودماغ میں خوب جذب کرلیں، مولا آپ کی مدد کرے گا! آمین!!

نصیرالدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس-آئی)

منگل ۲ / دسمبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اس کتاب کا پیارا نام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ کتابِ ہٰذا کا پیارا اور پسندیدہ نام مناجاتِ علمی ہے، یعنی اس میں بڑی عمدہ اور عاشقانہ مناجاتیں بھی ہیں اور علم و حکمت کے لعل و گوہر بھی، الحمدُلِلّٰه، ہمارے عزیزان جو علیؑ الوقتؑ کے ارضی فرشتے ہیں، ان کی وہ خاص مناجاتی دعا جو گریہ وزاری کے ساتھ ہو، یقیناً ایک روحانی وائرلیس (Wireless) = لاسلکی مشین ہے۔

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ انفرادی اور اجتماعی گریہ وزاری کی دعا کو مولا فوراً ہی سن لیتا ہے، اگرچہ چہل درویش کی بات کل ہوگئی، لیکن مولا کے فضل و کرم سے ہمارے حلقے میں کافی پہلے ہی سے چہل درویش موجود ہیں، وہ مشرق و مغرب کے کئی مراکز میں ہیں، کسی درویش کی تعریف کرنا ایسا ہے جیسے آپ کسی پرواز کرنے والے پرندے کے پروں کو کاٹتے ہیں، پس میں دل ہی دل میں گریہ وزاری کرنے والوں کا تصوّر کرتا ہوں اور اس سے مجھے روحانی خوشی ملتی ہے۔

انتسابِ حکمتی:

ہم اپنے کسی عزیز کی زرّین علمی خدمات کی کیا تعریف کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ، ہر عزیز کی اصل اور حقیقی تعریف کل ہوگی، جبکہ وہ اور اس کے افرادِ خاندان سب نورانی بدن میں ہوں گے، اور ان کی علمی خدمات کی ایک عظیمُ الشّان نورانی مُووی ہوگی، جس کی تعریف اس جہان میں ممکن ہی نہیں۔

میں اپنے بہت ہی عزیز اور بہت قدیم ساتھی پیارے نام والے فتح علی (علی کی

کائناتی فتح) حبیب اوران کے نیک بخت خاندان کے بارے میں لکھتا ہوں، سب سے اوّل گُل شکر فتح علی ایڈوائزر، فرشتہ خِصال، ہماری خداداد بیٹی، اور ہماری والدۂ مشفقہ روزی بائی کی ایک تجلّی = روپ ہیں؛ بہت ہی عزیز، میری جان نزار فتح علی ہوشمند و ہنرمند اور پروانۂ علمِ امامؑ؛ شازیہ نزار فرشتہ خصلت اور علم جُو؛ دُرِّ ثمین (انمول موتی) نزار؛ فاطمہ فتح علی نمونۂ شرافت اور انچارج لِٹل اینجلز؛ رحیم فتح علی مرچنٹ؛ نسرین رحیم مرچنٹ، اس باسعادت خاندان میں چھ افراد کو آئی-ایل-جی (ILG) کا اعزاز حاصل ہے، رحیم اور نسرین میرے معاون فرشتوں میں سے ہیں۔

اگر میں نے اپنے عزیزان کے بارے میں کچھ الفاظ کو رقم کیا ہے تو وہ صرف ایک اشارہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں، آپ اپنے مولا پر یقین رکھیں، امامِ مبینؑ کے اس علمِ باطن کے ادارے میں خدمات انجام دینے والے ہر فرد کا نامۂ اعمال = نورانی مُووی اہلِ جنت کو حیران کر دینے والی ہے، میں نے مولا کی توفیق و تائید سے ہزار سوالات کے لئے کافی ہونے والا جواب دیا، جو یہ کہا کہ دانشگاہِ خانۂ حکمت کے ہر عزیز کا نامۂ اعمال یعنی نورانی مُووی ان شاء اللہ اہلِ جنت کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی ہے، اس سے زیادہ کچھ کہنا غیر ضروری ہے، مگر اس بات میں آپ کو خوب سوچنا ہوگا۔

نصیر الدّین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس-آئی)

منگل ۲ دسمبر ۲۰۰۳ء

دانشگاہِ خانۂ حکمت کی گرانقدر علمی خدمات (۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سورۂ تحریم (۶:۶۶) کا جامعُ الجوامع ارشاد ہے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا ہمہ رس اور ہمہ گیر فرمانِ عالی ہے کہ اس میں دین کے تمام احکام یکجا اور جمع ہو جاتے ہیں، وہ حکمت سے لبریز فرمانِ الٰہی یہ ہے: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَھۡلِیۡکُمۡ نَارًا ۔ ترجمہ: اے ایماندارو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (جہنّم کی) آگ سے بچاؤ۔

حکمائے دین کے نزدیک دوزخ کی آگ کی تاویل جہالت و نادانی ہی ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ نادانی = جہالت کی سخت مذمّت کی گئی ہے اور جا بجا علم و حکمت کی تعریف آئی ہے، پس خلیفۃُ اللہ اور خلیفۂ رسولؐ امامِ مبینؑ کے معجزاتِ علمی کی برکت سے دانشگاہِ خانۂ حکمت نے جو جو گرانقدر علمی خدمات انجام دی ہیں وہ بڑی حیرت انگیز ہیں، حالانکہ ظاہراً اس کے پاس کوئی وسیلہ نہیں، ہاں اس کے تمام عملداران ہر جگہ اور سب اراکین بڑے ایماندار اور خداشناس ہیں، دعا، عبادت، اور گریہ وزاری پر ان سب کا یقین ہے، لہٰذا ان کے اعتکاف میں نورِ الٰہی کا معجزہ ہے، جس کے سبب سے بڑا حیران کن کام ہوا ہے۔

اب ان شاء اللہ کچھ وقت میں اس ادارے کی کارکردگی کا ایک صاف ستھرا نقشہ سامنے لایا جائے گا، اس کا طریقِ کار کچھ اس طرح سے ہوسکتا ہے: سوال: کُل علمی کتابیں

کتنی ہوگئیں؟ صفحات؟ الفاظ تخمیناً کتنے لاکھ؟ اس پر عظیم لاکھانی نامی ایک سکالر بڑی جانفشانی سے ریسرچ کررہا ہے، جب ان کی آخری رپورٹ آپ کے سامنے آئے گی تو ہم میں سے ہر ایک گریہ کُنان سربسجود ہوجائے گا کہ یہاں امامِ زمانؑ کا بہت بڑا معجزہ ہوا ہے۔

نصیر الدّین نصیؔر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس-آئی)

بدھ ۵/ نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دانشگاہِ خانۂ حکمت کی گرانقدر
علمی خدمات (۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔سورۂ محمد (۷:۴۷) میں حق تعالیٰ کا پاک و پاکیزہ ارشاد ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡآ اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ ۔ترجمہ: اے ایماندارو! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق اور صمد = بے نیاز ہے، پھر اس فرمانِ عالی کے مطابق اللہ کی مدد کس طرح ہوسکتی ہے؟ جواب: یقیناً اللہ قادرِ مطلق اور صمد ہے، لیکن وہ اپنی عنایتِ بے نہایت سے اپنے غلاموں کی غلامی کو بعض خاص اور ضروری امور میں اہمیّت، بلکہ زیادہ اہمیّت دینے کی غرض سے احسانمندی کی حکمت سے کام لیکر دین و دنیا کے سب اہلِ عزّت کو بڑی حکیمانہ پند و نصیحت فرماتا ہے، قرآنِ حکیم میں ایسی عظیم اور پُر حکمت مثالیں اور بھی ہیں، جیسے ارشاد ہے کہ اللہ کو قرضِ حسنہ دو (۲۰:۷۳)۔

نصیر الدّین نصیؔر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس-آئی)

بدھ ۵ / نومبر ۲۰۰۳ء

الباقیاتُ الصّالحاتُ = صدقۂ جاریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔سورۃُ الکھف (۴۶:۱۸) میں پُر از حکمتِ بالغہ ارشاد ہے: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَّ خَیْرٌ اَمَلاً۔

ترجمہ: (اے رسولؐ) مال اور اولاد اس (ذراسی) دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب میں اس سے کہیں زیادہ اچھی ہیں اور تمنا و آرزو کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔

جو نیک بخت عزیزان فعلاً دانشگاہِ خانۂ حکمت سے وابستہ ہیں، زہے نصیب! کہ ان کی باقی رہنے والی نیکیاں اور صدقۂ جاریہ کتابیں اور لائبریریاں ہیں، اور وہ بہت سے شاگرد ہیں جو اس ادارے میں دینی علم حاصل کر رہے ہیں، سورۂ مریم (۷۶:۱۹) میں بھی دیکھیں، اگر آپ اپنی اولاد کو دین و دنیا کی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں، تو وہ بھی باقی رہ جانے والی نیکیوں میں شامل ہیں۔

خانۂ حکمت کے ایک عزیز کا سوال ہے: آیا بہشت میں کتابیں ہو سکتی ہیں؟
جواب: جی ہاں، کیوں نہیں، جب بہشت جنتُ الاعمال ہے اور آپ نے دینی کتابوں کی تشکیل میں کوئی بھی نیک کام کیا ہے تو وہ کام بہشت میں بصورتِ نورانی مُووی آپ کے سامنے ہوگا۔

بہشت میں ہر علمی اور عقلی نعمت موجود ہے، جن گنانوں اور نظموں سے لوگوں کو امامِ زمانؑ کے پاک عشق کی تعلیم ملتی رہی ہے، وہ سب بہشت کی شراب بن چکی ہیں یعنی

خمرِ بہشت سے وہ مقدّس نظمیں مراد ہیں جو حضرتِ امامؑ کی تعریف میں ہیں، یاد رہے کہ بہشت کی پاک شراب قوّتِ ذائقہ سے نہیں قوّتِ سامعہ سے حاصل ہوتی ہے، پس آپ دنیا میں لشکرِ اسرافیلی سے امامِ عالی مقامؑ کی تعریف سنتے رہیں۔

نصیرالدّین نصیؔر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔ آئی)

جمعہ ۷/نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

Lasting Good Deeds
(*al-bāqiyātu'ṣ-ṣāliḥāt*)

1. Lasting Good Deeds are praised in verses (18:46; 19:76). By this is meant the virtuous deeds whose reward is received continuously. For instance, if a *mu'min* gives a piece of land for the construction of a school, then this continuing charity is among the lasting good deeds whose reward continues forever.

2. Although one might ask what good deeds can be considered to be lasting good deeds, it is not very difficult to understand the answer, because such deeds can be determined according to the needs of time and space. Based upon our own past experience, the following are examples of lasting good deeds:

   To construct: (a) an ordinary bridge over a canal; (b) a platform on the side of an important path; (c) a well for drinking water; (d) a *thawab* house, consisting of one room; (e) a canopy where necessary; (f) a footpath in a village or on a mountain and (g) to dedicate a fruitful tree in the name of God, etc.

   (Page 14 from the book "Rubies and Pearls" [Laᶜl- o Gawhar], translated from Urdu into English by Dr.(PhD.) Faquir Muhammad Hunzai and Rashida Noormohamed-Hunzai)

ISW
Institute for Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللّٰھم ! اے میرے ربّ !اے میرے معبود!اے میرے طبیبِ عالمِ لاھوت! اے میرے ودود (محبوبِ اعظم)!اے ربِّ اکرم الاکرم الاکرم!اے سب لوگوں کے ارحم الرّاحمین !اے عالمِ انسانیت کے الودود!اے تو خیر الرّاحمین !اے آنکہ تیری رحمت ہر ہر چیز پر محیط ہے،اے آنکہ تیرا علم بسیطِ عالم سے بھی زیادہ بسیط اور بے پایان ہے،اے آنکہ تیرے نور کے سمندر میں آسمان زمین کی ہر چیز اور ہر شخص مستغرق ہے،اے آنکہ تو نے نہ صرف ''الخلق عیالی ''فرما کر خلق کے حق میں نیکی کرنے کا حکم دے دیا، بلکہ تو نے خود ہی اپنی قدرتِ کاملہ،حکمتِ بالغہ، رحمتِ واسعہ ،اور روحانی قیامت سے کام لے کر اپنے عیال یعنی سب لوگوں کو حظیرۂ قدس کی عرفانی بہشت میں اور بعد از ان ابدی بہشت میں داخل کر دیا، ہاں یقیناً ، کیونکہ اللہ سریعُ الحساب (۴۱:۱۳) = حساب لینے میں بڑا تیز ہے یعنی اللہ نے ازل میں انسانوں کے لئے جس طرح ارادہ کیا تھا، وہی ان کے اعمال کا حساب ہے،اس معنیٰ میں اللہ حساب لینے میں بڑا تیز ہے، گویا ازل ہی میں اس نے حساب لے رکھا تھا،آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس ارحم الرّاحمین نے جب اپنی صفاتِ ستودہ کے بموجب اپنے بندوں کے اعمال کی اصلاح فرمائی تو پھر ہر چیز اللہ کے ارادۂ ازل کے تحت آ گئی۔

بدھ ۸ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اللّٰھم انّی اسئلک باسمائک الحسنٰی ۔

بیت:تو طبیبی و دردمندان را ؛ از شفا خانۂ تو درمان است۔
(کوکبِ دُرّی، بابِ ششم،منقبت ۵۷)۔

ترجمۂ بیت: تو ہی میرا طبیب ہے اور میں بیمار ہوں، اور تیرے شفاخانہ ہی سے مجھے دوائے شفا عطا ہوگی۔

اے میرے طبیبِ عالمِ لاہوت! میں ہر وقت تیری سماوی اور ابداعی ادویّہ کا سخت محتاج ہوں، جو معجزاتی خوشبوؤں کی صورت میں ہوا کرتی ہیں، اے صاحبِ کاف ونون! میری اس ضعیفُ العمری پر رحم فرما! میری جسمانی کمزوری میں اضافہ ہوا ہے، پھر بھی میں نے اپنے ساتھیوں کی پُرسوز دعا اور تیری غیبی تائید سے کتابوں کا یہ سلسلہ یہاں تک لایا ہے، اے قادرِ مطلق! میں غریب و ناچیز تیرے بے شمار احسانات کا کسی طرح بھی شکر ادا نہیں کرسکتا تھا، لہٰذا ہر قسم کی ادبی کمزوری کے باوجود میں نے قلم کا سہارا لیا، اس امید پر کہ شاید تو ارحم الرّاحمین اس بندۂ ناسپاس = ناشکر گزار کو معاف فرمائے۔

مجھے فخر کی بیماری سے بڑا ڈر لگتا ہے، تاہم ربُّ العزّت نے پہلے ہی سے اس کا سدِّ باب کر دیا ہے، چنانچہ جب جب نفسِ امّارہ = جن مجھ سے کہتا ہے کہ تم نے یہ یہ کارنامے انجام دئے ہیں، تو میں کہتا ہوں: چپ رہ، شیطان! بے ایمان! ''من آنم کہ من دانم'' میں خود کو خوب جانتا ہوں، میں اپنے باپ کی بکریاں چراتا تھا، پھر اپنے ماضی کی ہر ہر پسماندگی اور ہر تکلیف کو یاد کرتا ہوں، کبھی کبھار مولا کے عاشقوں کی گریہ وزاری

سے اطمینانِ قلب حاصل کرتا ہوں اور دریائے عاجزی میں ڈوبنے کی سعی کرتا ہوں، خدائے علیم وحکیم کی حکمت بڑی عجیب وغریب ہے کہ ماضی کی ہر مشقت کا ثواب دنیا میں بھی مل سکتا ہے، مجھے کامل یقین آیا ہے کہ اللہ عالمِ انسانیت کا بہترین وکیل = کارساز ہے۔

میں شروع شروع میں اسرارِ قیامت کو بڑی احتیاط سے لکھتا تھا، مگر رفتہ رفتہ توفیق و ہمّت عطا ہوئی، اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عالمِ انسانیت پر ایک کتاب تصنیف ہوئی، اس نعمتِ خداوندی پر اگر ہم سب ساتھی تادمِ آخر شکرگزاری کے آنسوؤں کے ساتھ ہزارہا سجدے کرتے رہیں پھر بھی حقِ شکرگزاری ادا نہ ہوگا، اللہ ہماری اس کوتاہی کو معاف فرمائے!

جمعرات ۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَللّٰھم !اے خالقِ انس و جان !اے خداوندِ زمین و آسمان !اے بادشاہِ کون ومکان !اے پروردگارِ عالمیان !اے مددگارِ بیچارگان ومفلسان ! اے کریمِ کارساز !اے رحیمِ بندہ نواز ! یہ تیری ہی عنایتِ بے نہایت اور بندہ نوازی تھی کہ تو نے اپنے اس بندۂ کمترین کے لئے صوفیانہ موت کے سخت مشکل اور مغلق دروازے کو کھول دیا اور روحانی قیامت کی جملہ مشکلات کو آسان کر دیا، یہاں تک کہ تو نے اپنے معجزۂ رحمت سے تاریخ کے ہر ظاہری عذاب کو باطن میں ثواب بنا دیا، جیسے یہ بندۂ درویش سات رات اور آٹھ دن لگا تار اسرافیلی اور عزرائیلی معجزات کے سنگم میں رہا اور معرفت کے خزانوں سے مالا مال ہو گیا، حالانکہ تاریخ کے ظاہر میں دیکھا جائے تو یہ وہی مدت تھی جس میں قومِ عاد کے لوگ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے تھے (۶۹: ۷)، تو کیا ہم ان زبردست اور غالب معجزات کو دیکھنے کے بعد روحانی قیامت اور قرآن کی تاویل سے منکر ہو سکتے ہیں؟ جواب: نہیں ہرگز نہیں، ہم نے یہ معجزات کتابوں اور دوستوں کے سپرد کر دئے ہیں، دو حصّوں میں قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت کی کتاب کے لکھنے کا اصل سبب بس یہی ہے۔

میرے تمام ساتھی وقفہ وقفہ سے اس کتاب کی تکمیل کیلئے اعتکاف کرتے تھے، کیونکہ میں بیماری اور موت سے نہیں بلکہ اس کتاب کے نامکمل رہ جانے سے بہت ڈرتا تھا، جبکہ میں اس کتاب کو اپنی تمام کتابوں سے بہت زیادہ ضروری سمجھتا ہوں، اس کی وجہ رفتہ رفتہ معلوم ہو جائے گی، اب صرف بہت ہی عاجزی سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ یا اللہ! تو اپنی عنایتِ بے نہایت سے اس حقیر خدمت کو قبول فرما! اتنی بڑی

دنیا میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں، میرا مطلب اور کچھ ہرگز نہیں، میرا خیال صرف اور صرف یہی ہے کہ یہ کتاب عالمِ انسانیت کے کسی بڑے ادارے سے شائع ہونے کا حق رکھتی ہے، کیونکہ یہ کتاب تو کوئی بھی پڑھ سکتا ہے، لیکن یہ ہے دراصل عالمِ انسانیت ہی کے لئے۔

ہم سب ساتھی حق سبحانہ وتعالیٰ کے فیوض و برکاتِ غیبی کی امید کرتے رہیں گے، آمین!

جمعرات ۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۴

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۔اللّٰھمَّ صَلِّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ کما صلَّیتَ علیٰ ابراھیمَ و علیٰ آلِ ابراھیمَ انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ ۔ اللّٰھمَّ بارکْ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمّدٍ کما بارکتَ علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ آلِ ابراھیمَ انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ ۔

صلاۃ/صلوٰۃ = درود:-

سورۂ احزاب (۵۶:۳۳) میں پیغمبرِ اکرمؐ پر درود بھیجنے کا ذکر آیا ہے، وہ پاک ارشاد یہ ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً = اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا اوراس کے فرشتے پیغمبرؐ (اوران کی آل پر) درود بھیجتے ہیں، تواے ایماندارو! تم بھی ان پر درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو (۵۶:۳۳)۔اس حکمِ الٰہی میں آنحضورؐاور آپؐ کی آلِ پاکؑ کی عظمت و بزرگی کے عظیم اسرار پوشیدہ ہیں۔(بحوالۂ کتاب ہزار حکمت، ح۵۰۶)۔

صلاۃ = درود:-

حدیثِ شریف ہے: قولوا: اللّٰھمَّ صَلِّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ کما صلَّیتَ علیٰ ابراھیمَ و علیٰ آلِ ابراھیمَ انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ = اے اللہ! درود نازل فرمایئے محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ آپ نے درود نازل فرمایا ابراہیمؑ پراور آلِ ابراہیمؑ پر، بیشک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔صحیح البخاری، جلدِ دوم، کتابُ الانبیاء،

حدیث ۵۹۵، نیز المیزان، المجلّد ۱۶، ص ۳۴۴ پر بھی دیکھ لیں۔ (بحوالۂ کتاب ہزار حکمت، ح ۵۰۷)۔

اتوار ۱۲/ اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اللّٰہُ الطّبیب، اللّٰہُ الطّبیب اللّٰہُ الطّبیب (چند بار)، اللہ اکبر، اللہ اکبر (چند بار)۔ الٰھی! ربّی! صمدی! میری ہر مشکل تیرے اسمِ اکبر واعلیٰ و اقدس واکرم ہی سے آسان ہو سکتی ہے، اے طبیبِ لاھوتی! تو ہی جملہ طبیبوں کا طبیب ہے، الـوَدود (اے محبوبِ اعظم!) آیا تیری حقیقی محبت ہماری ہر بیماری کے لئے شفائے کُلّی نہیں ہے؟ کیوں نہیں۔

اے خداوندِ علیم وحکیم! اپنے نورِ منزّل کے نورانی معجزات سے ہماری علمی مشکلات کو آسان کر دے! اور ہمارے تمام ساتھیوں کو علمی خدمت کے لئے عالی ہمّتی عطا کر!

شاہا زکرم برمنِ درویش نگر
برحالِ منِ خستہ و دلریش نگر
ہر چند نیم لائقِ بخشائشِ تُو
برمن منگر برکرمِ خویش نگر

ایک بروشسکی شعر کا ترجمہ: زندان کی یادِ شیرین میں اب کس طرح بھول سکتا ہوں؟ جبکہ محبوبِ جان اس میں میرے لئے جنت لے کر ظہور فرما ہوا تھا، اس دیدارِ مقدس میں کتنی عظیم حکمتیں تھیں!

سلمان غریبم قلبِ تو! سلمان غریبم قلبِ تو...۔

پیر ۱۳ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۶

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ - کتابِ مستطابِ سرائر، صفحہ ۱۱۷ پر حضرتِ مولا مرتضیٰ علی صلواتُ اللہ علیہ کا ایک طویل کلامِ مبارک درج ہے، جس میں یہ ارشاد بھی ہے: وانا العلیّ الکبیر (اور میں علیّ الکبیر ہوں) یاعلیّ الکبیر (چند بار)، حوالہ جاتِ قرآن: سورۂ حج (۲۲:۶۲)، سورۂ لقمان (۳۱:۳۰)، سورۂ سبا (۳۴:۲۳)، سورۂ مومن (۴۰:۱۲)، یاعلیّ الکبیر، یاعلیّ الکبیر، یاعلیّ الکبیر (چند بار)۔

رفیعُ الدّرجٰت ذوالعرش = درجوں کو بلند کرنے والا صاحبِ عرش (۴۰:۱۵)

یارفیعَ الدّرجٰت، یارفیعَ الدّرجٰت، یارفیعَ الدّرجٰت، یارفیعَ الدّرجٰت (چند بار)۔

اے خالقِ هر بلند و پستی
شش چیز عطا بکن ز هستی

علم و عمل و فراخدستی
ایمان و امان و تندرستی

یا ارحمَ الرّاحمین (چند بار)، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

بدھ ۱۵ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۷

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ -کتابِ مستطابِ سرائر، صفحہ ۱۱۷ پر حضرتِ مولا مرتضیٰ علی علیہ السّلام کا ارشاد ہے: انــا دیـنُ اللّٰہِ حقـا = یقیناً میں خدا کا دین ہوں۔انــا دینُ اللّٰہِ حقا، انا دینُ اللّٰہِ حقا = یقیناً میں خدا کا دین ہوں (چند بار)، انا نفسُ اللّٰہ حقا = یقیناً میں نفسُ اللّٰہ ہوں۔ یہ حضرتِ مولا علیؑ کا ایک خاص وصفی نام ہے، قرآنِ پاک میں دیکھیں: علیؑ نورِ الٰہی کا مظہر ہے۔ نورِ الٰہی کا مظہر، نورِ الٰہی کا مظہر، نورِ الٰہی کا مظہر (چند بار)۔

جو روحانی قیامت آنحضرتؐ نے قائم کی تھی، اس وقت سب لوگ روحاً آپؐ کے عالمِ شخصی میں داخل ہوئے تھے، سورۂ نصر (۱۱۰: ۲) میں اسی واقعۂ عظیم کا ذکر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ پہلے آنحضرتؐ خود اللہ کا دینِ مُجَسّم تھے اور آپؐ کے بعد آپ کے وصی = علیؑ خدا کا دین تھے، پس آپ جس امامِ مبینؑ کو نورِ مُجَسّم = قرآنِ ناطق کہتے ہیں تو وہی پاک امامؑ اللہ کا زندہ اسمِ اعظم اور اس کا دین ہے، مولا مشکل کشا نے خود ہی ہماری علمی مشکلات آسان کر دیں، ورنہ ہم ان اسرارِ عظیم کو نہیں سمجھتے، ہماری روح امامِ آلِ محمدؐ کے لئے فدا ہو!

نوٹ: آپ ہر مناجات کو ترنُّم سے پڑھیں، روحُ القدس سے بتدریج آپ کو مدد ملے گی، ان شاء اللہ! مولا کا علم بھی ہوگا اور مولا کا عشق بھی۔

جمعرات ۱۶ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۲۱:۸۷)۔اگرچہ قرآنِ حکیم کی ہر عبادت، ہر دعا، اور ہر تسبیح یقیناً مقبول و مستجاب ہے، تاہم حضرتِ یونس علیہ السّلام کی تسبیح وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خود ہی تعریف فرمائی ہے، سورۂ صافات (۳۷:۱۴۴) کے پاک ارشاد کو پڑھیں اور اس کی حکمت میں غور کریں۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ بحوالۂ کتابِ مستطاب وجہِ دین، کلام ۵۱،ص ۴۱۶۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ مذکورہ کتاب، کلام ۱۱،ص ۱۰۵۔

یا اللہ اپنے پاک و برتر اسماء کی حرمت سے، یا الٰہی اپنے پُرنور و پُرحکمت اور زندہ اسمِ اعظم و اکبر و اعلیٰ و اکرم کی برکت سے، جو ظاہر و باطن کا سنگم ہے اور اوّل و آخر کا بھی، ناسوت و ملکوت کا بھی، ہماری تقصیرات سے درگزر فرما! اور ہمیں توفیق و ہمّت عطا کر! تاکہ ہمیشہ تیری نعمتوں کا قلبی شکر کریں، آمین!

جمعہ ۱۷ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔اے نہایت مہربان خداوند! تیرے بابرکت اسماء میں سے ایک اسم الوَدود ہے، یعنی بہت زیادہ محبت کرنے والا، دوستوں کا سب سے بڑا دوست، وہ ذات جو مُحِبّ بھی ہے اور محبوب بھی۔

اے بادشاہِ کون ومکان! تیرا ایک پیارا نام الوھّاب ہے، یعنی بلا معاوضہ بہت کچھ اور مسلسل دینے والا۔

الوکیل = بندوں کا کارساز، ضرورتوں کا خیال رکھنے والا۔

المُجیب = جواب دینے والا، دعا سننے والا، پکارنے والوں کی مدد کو پہنچنے والا۔

الکریم = کرم کرنے والا، مہربان، بخشش وعطا کرنے والا، فیّاض، خطا بخشنے والا، صاحبِ کرامت۔ (بحوالۂ شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص ۲۰۸-۲۰۹، سیّد قاسم محمود، الوَدود، الوھّاب، الوکیل، المُجیب، الکریم)۔

خداوندِ قدوس کے کسی پاک اسم کو طوطے کی طرح یا کسی مشین کی طرح پڑھنا شایانِ شان نہیں، آپ اس اسم کے حقیقی معنی اور حکمت کو دلنشین کر کے پڑھیں، تاکہ اس کے فیوض وبرکات حاصل ہوں۔

مولائے روم کا قول ہے:-

چشم بند و گوش بند و لب بِبند
گر نہ بینی نورِ حق بر من بِخند

ترجمہ: آنکھ، کان، ہونٹ یعنی زبان = حواسِ ظاہر پر کنٹرول کرنے کی مشق میں

کامیاب ہو جاؤ، اگر پھر بھی خدا کے نور کا دیدار نہیں ہوتا ہے تو مجھ پر ہنسنا۔

جمعہ ۱۷ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔سورۂ زمر(۲۳:۳۹) میں ایک ساتھ قرآنِ حکیم اور اسمِ اعظم دونوں کی لاہوتی تعریف آئی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسولؐ کو ظاہراً و باطناً جتنے معجزات عطا کئے تھے، ان میں یقیناً قرآنِ حکیم ہی سب سے عظیم معجزہ ہے، لیکن اس معجزۂ الٰہی کے اثر انداز ہونے کے لئے پڑھنے اور سننے والوں کے قلوب میں کماحقّہٗ خوفِ خدا کا ہونا ضروری ہے، وہ ارشادِ مبارک یہ ہے:-

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ (الخ)۔

تاویلی مفہوم: اللہ نے احسن الحدیث = کلمۂ اسمِ اعظم نازل فرمایا، جو معرفت اور تاویل کی ایک کتاب ہے، جو کاملین و عارفین کی کتاب سے ملتی جلتی ہے، یہ کتاب ہر روحانی قیامت میں دہرائی جاتی ہے، اس کے خفی و جلی معجزات سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جو ذاکرینِ اسمِ اعظم ہیں اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے اجسام اور قلوب ذکرِ الٰہی کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔

سنیچر ۱۸ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَسۡمَائِکَ الۡحُسۡنٰی۔

یااللہ! اپنی پاک ذات وصفاتِ قدیم کی حرمت سے، یاربّ! اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السّلام کی حرمت سے، یاالٰہی! اپنی جملہ کتبِ سماوی کی حرمت سے، یا خداوند! تمام ادوار کے حدودِ دین کی حرمت سے، جملہ ادوار کے مومنینِ بایقین کی حرمت سے، آسمان وزمین کے مقبول عابدین وساجدین کی حرمت سے، تمام ادوار کے عاشقین، سالکین، عارفین، اور کاملین کی حرمت سے، اے کریمِ کارساز! اے رحیمِ بندہ نواز! تیرے شفاخانۂ غیب میں ہر درد کی دوا ہے، تیرے بزرگ نام میں دوا بھی ہے اور شفا بھی۔

یااللہ! ہم تیرے مبارک اوصاف بیان کرنے سے قاصر اور عاجز ہیں، یااللہ! ہم تیرے اوصاف کے سامنے گویا طفلِ نادان ہیں، اے کاش! ہم طفلِ شیرخوار ہی کی طرح زاروقطار رو رو کر آنسو بہانا جانتے، شاید اے پروردگار! ہماری ایسی حالت پر تجھ کو رحم آتا، اے ہمارے مالک! ہماری حالتِ زار تجھ سے کب پوشیدہ ہے، پس کرم کر! رحم فرما! درگزر فرما! فریادرس! فریادرس!

کریما ببخشائے بر حالِ ما
که هستیم اسیرِ کمندِ هَوا

نداریم غیر از تو فریاد رس

توئی عاصیان را خطابخش و بس

سنیچر ۱۸ ؍ اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔کتابِ مستطابِ سرائر، صفحہ۱۱۵پر حضورِاکرم صلعم کا یہ بڑا اہم ارشاد مرقوم ہے:-

ثـم قال: معاشر الناس هٰذا علی بن أبی طالب خليفة الله فيكم وخليفة كتابه الـمـنـزل عليكم وبابه وحجابه الذی لايؤتی الا منه والقائم من بعدی والقائم فيكم مقامی فاسمعوا له وأطيعوه...۔

ترجمہ: پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: لوگو! یہ علی بن ابی طالبؑ ہے جو تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے، اور اس (اللہ) کی اس کتاب کا جو تم پر نازل ہوئی ہے (یعنی قرآن) اس کا بھی خلیفہ ہے، اور یہ اس کا دروازہ اور حجاب ہے کہ اس باب وحجاب سے ہٹ کر کوئی شخص قرآن تک رسا ہو نہیں سکتا، اور یہ میرے بعد قائمُ القیامت ہے، اور میرا قائم مقام یعنی جانشین ہے، پس تم اس کا حکم سن لو اور اس کی اطاعت کرو۔

اتوار ۱۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔اَللّٰھم = اے اللہ! حضرتِ آدمؑ کی چہل (۴۰) صباح اسمِ اعظم کی نورانی عبادت کی حرمت سے، جس میں اس کی روحانی تخلیق مکمل ہوئی تھی، جیسا کہ حدیثِ قدسی کا ارشاد ہے کہ خداوندِ تعالیٰ نے آدمؑ کی مٹی کو چالیس صباح میں گوندھا تھا، اے خدائے علیم وحکیم! حضرتِ آدم خلیفۃ اللہ علیہ السّلام کی روحانی قیامت اور اس کے کُلّ باطنی معجزات واسرار کی حرمت سے، الٰہی! صمدی! ان سارے عظیم معجزات کی حرمت سے جو آدمؑ کے لئے حظیرۂ قدس کی بہشت میں ہوئے تھے، یاربّ العزّت! آدمؑ و حوّا کی توبہ، گریہ و زاری، اور مناجات کی حرمت سے (۷:۲۳)، اے خداوندِ قدّوس! حضرتِ ھابیل علیہ السّلام کی نفسانی قربانی (موت قبل از موت) کی حرمت سے (۵:۲۷) جس میں تمام انسانوں کی نجات پوشیدہ تھی۔

حکیم سنائی کا شعر ہے:-

بمیر اے دوست پیش از مرگ ہمی گر زندگی خواہی
کہ ادریس از چنین مُردن بہشتی گشت پیش از ما

ترجمہ: اے دوست! اگر تو حقیقی زندگی چاہتا ہے، تو جسمانی موت سے پہلے نفسانی طور پر مرو، کیونکہ ایسی ہی موت سے حضرتِ ادریسؑ ہم سے بہت پہلے ہی بہشتی ہو چکا تھا (۱۹:۵۶-۵۷)۔ حضرتِ ھابیل علیہ السّلام امامِ اساس تھا، حضرتِ ادریسؑ امام تھا۔ مولائے روم نے اپنی مثنوی میں حکیم سنائی کے مذکورِ بالا شعر کا حوالہ دیا ہے۔

اتوار ۱۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔سورۂ بقرہ (۲:۲۴۳) میں روحانی قیامت سے متعلق ایک عظیم راز دار ارشاد ہے:-

اَلَـمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِیَارِھِمۡ وَھُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوۡتُوۡا ثُمَّ اَحۡیَاھُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَالنَّاسِ لَایَشۡکُرُوۡنَ۔

تاویلی مفہوم: آیۂ شریفہ کا خطاب رحمتِ عالمؐ کے بعد کاملین و عارفین سے ہے، چنانچہ جب کسی مومنِ سالک کی روحانی قیامت برپا ہونے لگتی ہے اور حضرتِ اسرافیل علیہ السّلام صور پھونکتا ہے، تو تمام لوگ روحاً اور غیر شعوری گھبراہٹ کے ساتھ اس سالک کے عالمِ شخصی میں داخل ہو جاتے ہیں، جہاں خداوندِ کریم اپنی عنایتِ بے نہایت سے سب لوگوں کو موت دے کر پھر زندہ کرتا ہے، تاکہ سب لوگ جو عیالُ اللّٰہ ہیں، حساب کتاب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں، یاد رہے کہ "موتوا قبل ان تموتوا" کی حدیثِ شریف مذکورہ آیت کے تحت ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ آیت میں بھی اور حدیث میں بھی "موتوا" کا حکم ہے۔

پادشاہا جرمِ ما را در گزار
ما گنہ گاریم و تو آمرزگار

سالہا در بندِ عصیان ماندہ ایم
آخر از کردہ پشیمان ماندہ ایم (عطّار)

یا کریم العفو ستّار العیوب

انتقام از ما مکش اندر ذنوب (رومی)

پیر ۲۰ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔سورۂ اعراف (۷:۱۸۰) میں اسمِ اعظم کا راز دار ارشاد ہے: وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا۔

اسماءُالحسنٰی سے اسمِ اعظم مراد ہے، اور اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم امامِ زمان صلوات اللہ علیہ ہیں، جیسا کہ کتابِ کوکبِ درّی، بابِ سوم میں حضرتِ مولا علی علیہ السّلام کا ارشاد ہے، ان بابرکت ارشادات کا انگلش ترجمہ جناب ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی بحرُالعلوم صاحب نے کیا ہے، اگر ہم مولا علیؑ کے پُرحکمت کلام کو عشق و محبت سے نہیں پڑھتے ہیں تو پھر کس طرح ہم امام شناس ہوسکتے ہیں؟

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡهَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (۳:۸)۔ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت کرنے کے بعد ان میں کوئی کجی نہ ہونے دے! اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما! اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔الوھّاب، الوھّاب، الوھّاب، الوھّاب، برحمتک یاارحمَ الرّاحمین۔

ز ھر کم کمترم گر بی تو باشم
ز گردون برترم گر با تو باشم

(سیّدنا حسن بن صباح)

گر در یمنی و با منی پیشِ منی
گر پیشِ منی و بی منی در یمنی

ترجمہ: اگر تو یمن میں ہے اور مجھ کو یاد کرتا ہے تو میرے پاس ہے، اگر تو میرے پاس ہے اور مجھ کو یاد نہیں کرتا ہے تو یمن میں ہے۔

منگل ۲۱ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔سورۂ بقرہ کے آخر(۲:۲۸۶)میں ایک زبردست پُرحکمت اور مقبول و مُستجاب دعا ہے:-

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَابِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰانَا۔

ترجمہ:اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے پروردگار! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ہم سے اگلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا، اور اے ہمارے ربّ! اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو ہم سے نہ اٹھوا، اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک و مولا ہے۔

اے تو آمرزگار و بخشندہ
ما سیاہ روزگار و لغزندہ

اے ز تو غیرِ جود و احسان نے
وے زما غیرِ ذنب و عصیان نے

ما ز شرمِ گناہ در اندیشہ
مر تُرا رحمت و کرم پیشہ

پادشاها بعفو و غفرانت
بکمالِ سخا و احسانت

درِ توفیقِ مان برُخ بکشا
راه نور و نجات مان بنما

آنچه راندیم از دعا بزبان
یا الٰہی بمنتہا بِرَسان

هرچه جُستیم از درت بنیاز
بحصولِ نیازِ مان بنواز

اللّٰهم یامغیثی عند کُلِّ شدّةٍ
و یامجیبی عند کُلِّ دعوةٍ

اقضی حوائجَنا کلَها بجودِکَ و بِکرمِکَ یا اکرمَ الاکرمین! یا ارحمَ الرّاحمین!

منگل ۲۱ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔حضرتِ ایوب علیہ السّلام کی دعا سورۂ انبیاء (۲۱:۸۳-۸۴) میں ہے:-

اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّ اٰتَیۡنٰہُ اَہۡلَہٗ وَ مِثۡلَہُمۡ مَّعَہُمۡ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ ذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ۔

ترجمہ: (اور اے رسولؐ) ایوبؑ (کا قصّہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (خداوندا!) بیماری تو میرے (پیچھے) لگ گئی ہے اور تُو تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے مجھ پر رحم کر، تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کا جو کچھ دکھ درد تھا دفع کر دیا اور انہیں ان کے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنے اور بھی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے والوں کی نصیحت کے واسطے عطا کئے۔

حضرتِ ایوبؑ کا حکمت آموز قصّہ سورۂ صٓ (۳۸:۴۱-۴۴) میں بھی ہے۔

بیماری میں صبر، مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات کی سخت ضرورت ہے، مایوسی قطعاً منع ہے، خداوندِ کریم ارحم الرّاحمین ہے، یہ خود اللہ طبیبِ لاھوتی کا پُر رحمت اعلان ہے، یہ محبِّ اکرم اور محبوبِ اعظم الوَدود کا اعلان ہے کہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بہترین رحم کرنے والا ہے، لہٰذا آپ یا ارحمَ الرّاحمین کے معنی کو دلنشین کرلیں، اس طرح کہ اللہ کی اس صفت سے آپ کو عشق ہو اور کبھی کبھی غلبۂ عشق سے آپ کو رونا آئے، ان شاءاللہ!

بدھ ۲۲ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۱۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔سورۃُالمومنون کے آخر(۲۳:۱۱۸)میں خداوندِ ارحم الرّاحمین کاایک خاص فرمان ہے،جبکہ اس کا خاص خطاب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہے،تا کہ اس بہت ضروری اور خاص دعاکو سب سے پہلے رسولِ پاکؐ خود پڑھیں اور بعدازان اہلِ ایمان اس خصوصی دعا سے روحانی فائدہ اٹھاتے رہیں،وہ مبارک دعا یہ ہے:-

وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ۔

ترجمہ:(اے رسولؐ تم بطورِ پیشوا)دعا کرو پروردگارا!تُو مجھے بخش دے اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔یہ پُرحکمت دعا ہم میں سے ہر ایک کے لئے بیحد ضروری ہے۔

اے خداوندِ ارحمُ الرّاحمین! یقیناً اے خداوندِ ارحمُ الرّاحمین! توہی ارحمُ الرّاحمین ہے،دوستو!آؤ آؤ ہم سب نیت اور خیال میں یکجا ہوکر بدرگاہِ ارحم الرّاحمین مناجات کریں، یاارحمَ الرّاحمین!ہم دل وجان اور عشق ومحبت سے ایسی مناجات کرنا چاہتے ہیں جس میں تیری نورانی تائید ہو،ورنہ ہماری مناجات روحُ العشق سے خالی ہوگی۔

اے رہنمائے مومنان اللہ مولانا علی

اے ستر پوشِ غیب دان اللہ مولانا علی

یا وَدود!(اے محبوبِ اعظم! اے محبِّ اعظم!)یاارحمَ الرّاحمین! ہماری

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

مناجات تیرے عشق ومحبت کی گریہ وزاری کیساتھ ہو! آمین!!

جمعرات ۲۳ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۱۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔سورۂ ھود(۱۱:۹۰) میں ارشاد ہے: وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَیْہِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ۔

ترجمہ: (حضرتِ شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا) اور تم اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو یقیناً میرا پروردگار بہت رحم کرنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔

وَدود = بہت محبت کرنے والا، بڑا مہربان۔ (قاموس القرآن، ص۶۳۴)۔

الوَدود = بہت محبت رکھنے والا، محبِّ خاص، ''محبِّ اکبر'' اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک اسم، اپنے نیک بندوں سے بیحد محبت رکھنے والا، مشفق یا اپنے اولیاء کے دلوں میں ''محبوبِ اعظم''۔ (قاموس الوحید، ص۱۸۲۹)۔ الوَدود = بہت زیادہ محبت کرنے والا، دوستوں کا سب سے بڑا دوست، وہ ذات جو محبّ بھی ہے اور محبوب بھی، یہ اسکی صفت ہے ذات نہیں۔ (شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص۲۰۹)۔

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے پاک فرمان کو یاد کریں: خداوندِ کریم کو انسانی روح بہت ہی عزیز ہے۔

ان ربّی رحیمٌ وَّدودٌ (چند بار) یا ارحمَ الرّاحمین (چند بار)، آپ میں جو فرشتہ ہے وہ کوئی معمولی چیز ہرگز نہیں، آپ میں چار قوتیں ہیں: قوتِ جبریلیّہ (جبرائیلیہ)، قوتِ میکائیلیّہ، قوتِ اسرافیلیّہ، قوتِ عزرائیلیّہ۔

اس حقیقت کا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ ہر انسان پر عزرائیل مقرر ہے (۱۱:۳۲)،

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ چار ساتھیوں میں سے ایک حاضر ہو اور تین غیر حاضر، یعنی کچھ دینے والے تو غائب اور قرض لینے والا حاضر! مگر یہ بات ہرگز نہیں، یہ سوچنے کا اشارہ ہے ایک ساتھ چاروں حاضر ہیں، مگر قانون یہ ہے کہ تم حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے دروازے سے داخل ہونے کے لئے آگے بڑھو، یعنی ''موتوا'' کے حکم پر عمل کرو، پھر دیکھو چاروں فرشتے ہیں یا نہیں؟

جمعرات ۲۳ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۲۰

بِسۡمِ اللّٰـهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔بحوالۂ کتابُ العلاج (دانشگاہِ خانۂ حکمت) صفحۂ ابجد کے صفحہ ل پرتضرُّع کا عنوان ہے، تضرُّع کے معنی ہیں گریہ وزاری، گڑگڑانا، رو روکراللہ کی خوشنودی اور مدد کے لئے دعا اور مناجات کرنا، اپنی غفلت، نادانی، ناشکری، اورنافرمانی کی معافی کا طالب ہونا، اورنورانی ہدایت کے لئے درخواست وغیرہ،تضرُّع انفرادی بھی ہےاوراجتماعی بھی، اسی صفحہ پران آیاتِ کریمہ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے جن میں تضرُّع کا بیان ہے، تاکہ ان آیاتِ شریفہ کی حکمت سے اہلِ دانش کوتضرُّع کی اہمیت معلوم ہو سکے۔

ہرعبادت کے مخصوص آداب اور حدود وشرائط ہیں، پس مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات قرآن وحدیث کی ہدایات کی روشنی میں ہونی چاہئے، اگراللہ کی رضا کے خلاف کوئی عمل ہواتو پھرنعوذ باللہ خدا کی ناراضگی ہوگی۔

سورۂ اعراف (۷:۵۵) میں ارشاد ہے: اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعاً وَّخُفۡیَةًؕ اِنَّهٗ لَایُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ۔ترجمہ: (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کےاور چپکے چپکے دعا کرو(یعنی آہستہ آہستہ اور باادب عشق سے مناجات کرو) وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

اے خداوندِ کریم! ہمیں وہ ہمت اور توفیق عطا فرما کہ جس سے ہم صرف تیری رضا کے مطابق مناجات کریں! یاربّ! ہمارے دل میں نورِ عشق قرار دے کہ وہ تیری رضا کے مطابق ہماری رہنمائی کرے! آمین!!

جمعہ ۲۴ ر اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۱

منظوم

حاضر امامؑ کی ایک پُرحکمت توصیف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے نورِ الٰہی تو ہمیں اپنی لقا دے
اے خضرِ زماں! بہرِ خدا آبِ بقا دے

اے آلِ نبیؐ نورِ علیؑ ساقیٔ کوثر
حقّا کہ تو ہے اسمِ خدا اعظم و اکبر

اے وارثِ آدمؑ کہ تو ہے ربّ کا خلیفہ
تو معجزۂ عرش ہے اور سرِّ سفینہ

درویش کو یہ معجزۂ نور ہوا ہے
احباب گواہ ہیں کہ یہ مسطور ہوا ہے

آدمؑ سے یہی سلسلۂ نور چلا ہے
ہے دائم و قائم کہ یہی نورِ خدا ہے

قرآنِ مجسّم ہے یہی شاہِ زمانہ
خالق نے بنایا ہے اسے اپنا خزانہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اسرارِ الٰہی کا یہی گنجِ نہان ہے
اولادِ علیؑ آلِ نبیؐ سب کو عیان ہے

یہ علمِ لدنی کا معلّم ہے یگانہ
تو نور سے خالی نہ سمجھ کوئی زمانہ

اے جانِ جہان شکر کہ حاصل ہے ترا عشق
ہر شخص مسافر ہے کہ منزل ہے ترا عشق

یہ بندہ نصیؔر تجھ سے شب و روز فدا ہے
مولائے زمانؑ جبکہ تو ہی نورِ خدا ہے

فرھنگ:

لقا = دیدار

بہرِ خدا = اللہ کے واسطے

آبِ بقا = آبِ حیات

اسمِ خدا اعظم و اکبر = خدا کا اسمِ اعظم = اسمِ اکبر

تو معجزۂ عرش ہے اور سِرِّ سفینہ = پانی پر عرش پھر سفینۂ نجات کا معجزہ ہوا تھا، یہ اسی کی طرف اشارہ ہے، پانی پر ظہورِ عرش اور سفینہ کا معجزہ بحوالۂ کتاب کنوزُ الاسرار، قسط-۱۱ اور قسط-۱۲۔

مسطور ہوا = لکھا گیا ہے

علمِ لَدُنّی = وہ علمِ خاص اور مخفی جو صرف خدا کے پاس ہے

یگانہ = یکتا = مُنفرد

سنیچر ۲۵ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۲

بِسمِ اللّٰـهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۔ سورۂ مؤمن (۴۰:۶۰) کا مبارک ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

ترجمہ: تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

اے پروردگارِ مہربان! اے خداوندِ کریم! اے ارحم الرّاحمین! ہم تیرے عاجز اور بہت محتاج بندے تیرے اس فرمانِ عالی کے مطابق دعا کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہمارے لئے ایسی دعا بہت ہی مشکل ہے جو تجھ کو پسند ہو سکے، یاالٰہی! یاالٰہی! تو خود اپنی عنایتِ بی نہایت سے ہمارے دل و دماغ اور زبان پر نورِ ہدایت کی روشنی ڈال، یااللہ! اس پاک و پُرحکمت ارشاد میں دعا کے لئے تیرا مقدس امر بھی ہے اور قبولیت کے لئے تیرا وعدۂ حق بھی۔

یااللہ! ہم اپنی ہر دعا کے بچگانہ الفاظ سے بیحد شرمندہ ہیں، یاخداوند! ہم اپنی تقصیرات سے بھی اور اپنی طفلانہ مناجات سے بھی ازبس شرمسار اور خجل ہیں، یاربَّ العزّت! یاوَدود الوَدود! یاخداوندِ کریم! اے کاش! ہماری مناجات میں ظاہری اور لفظی خوبیاں نہ سہی لیکن اس میں سوز ہوتی، گریہ وزاری ہوتی، خوفِ خدا ہوتا، اور عشقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہوتا، یااللہ! ہم ہر لحاظ سے مفلس اور تہی دست ہیں، یااللہ! ہم پر رحم فرما! یامُسبِّبَ الاسباب (چندبار)۔

پیر ۲۷ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۳

منظوم

ظہورات وتجلّیاتِ علیؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں نے ہاں صین میں علیؑ دیکھا
شکرِ حق چین میں علیؑ دیکھا

اس کا ہمسر نہیں ہے دنیا میں
نورِ یکتا ہے دین میں علیؑ دیکھا

نہ فقط ظاہراً علیؑ دیکھا
بلکہ حقُ الیقین میں علیؑ دیکھا

تو غریقِ بحرِ قرآن ہو کے دیکھ
حکمتِ برترین میں علیؑ دیکھا

عرش اک نور ہے کہ ہے وہ مَلک
سِرِّ عرشِ برین میں علیؑ دیکھا

سین کو سر جھکا جھکا کے سلام!
میں نے اس سین میں علیؑ دیکھا

سین ہی ہے ہمارے دل کا سراج
میں نے پھر سین میں علیؑ دیکھا

شین کا شکریہ کروں گا سدا
میں نے حقّا کہ شین میں علیؑ دیکھا

کون ہے نورِ جبہۂ عارف
عارفوں نے جبین میں علیؑ دیکھا

وہ شہنشاہ ہے دونوں عالم میں
میں نے ہاں صین میں علیؑ دیکھا

رازِ نورِ مبین میں علیؑ دیکھا
رمزِ حبلُ المتین میں علیؑ دیکھا

عرش پانی پہ اس پہ مولا تھا
ایسے خوابِ حسین میں علیؑ دیکھا

اے نصیؔرِ ضعیف سب کو بتا
"میں نے ہاں چین میں علیؑ دیکھا"

فرھنگ:

صین = چین

ہمسر = ہمرتبہ

سین = سلطان محمد شاہؑ

سین = پرنس علی سلمان خانؑ نامدار

شین = شاہ کریم الحسینی حاضر امامؑ

جَبْہَہ = جبین = پیشانی

سراج = چراغ

منگل ۲۸ ر اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۲۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ بحوالۂ کتاب سلسلۂ نُور" علیٰ نورٍ، قسط-۱۴ اور کتاب کوکبِ درّی، بابِ دوم، منقبت ۹۸ میں یہ حدیثِ شریف مرقوم ہے:-

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب علیہ السّلام کے چہرۂ مبارک کے نور سے ستّر ہزار فرشتے پیدا کئے ہیں۔

تاویلی حکمت: اس کا اشارہ اور قانونِ تجدّد یہ ہے کہ جب امامِ زمان خلیفۃُ اللہ علیہ السّلام کسی سالک کے عالمِ شخصی میں روحانی قیامت قائم کرتا ہے تو اسرافیلی اور عزرائیلی معجزات کے سنگم میں ستّر ہزار ایمانی روحوں کو فرشتے بناتا ہے، کیونکہ کامل ایمانی روحوں ہی سے فرشتے بنتے ہیں، ایسا ہر فرشتہ ایک عالمِ شخصی، ایک کائناتی بہشت اور اس میں وہ خلافتیں جن کا وعدۂ الٰہی قرآنِ پاک میں ہے: ۲۴:۵۵، ۶:۱۶۵، ۴۳:۶۰، قرآنِ حکیم کے ان حوالوں میں علم و معرفت کے ساتھ دیکھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام الٰہی اور سماوی چیزوں کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے (۳۶:۱۲)۔ سورۂ محمدؐ (۴۷:۶) میں حظیرۂ قدس کی جنت کی معرفت کا ذکر ہے، اور حظیرۂ قدس دراصل امامِ مبینؑ کے پاک نور کی فعالیّت کا مقام ہے، جس کا مشاہدہ کاملین و عارفین چشمِ باطن = چشمِ بصیرت سے کرتے ہیں۔

آپ مناجاتِ علمی-۱۲ کو ایک بار پڑھیں، اس میں جو حدیثِ شریف ہے اس کے مطابق جو تعریف مولا علیؑ کی ہے، وہی تعریف امامِ زمانؑ کی ہے، پس یقیناً امامِ زمانؑ خلیفۃُ اللہ اور خلیفۂ رسولؐ ہے، اور قرآن کا خلیفہ اور باب (دروازہ) اور حجاب ہے۔

بدھ ۲۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۵

منظوم

یہ خواب ہے یا بیداری؟

جواب: خواب نہ تھا مدہوشی تھی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں نے کل ظاہراً علیؑ دیکھا
اس خفی نور کو جلی دیکھا

وہ امامِ مبینؑ آلِ رسولؐ
قبلۂ عاشقانِ اہلِ قبول

سر جھکا کر غریب نے سلام کیا
آنسوؤں کی زبان سے کلام کیا

اے سر تو سجدہ کر کہ ترا فرض سجدہ ہے
انکارِ سجدہ جس نے کیا وہ تو راندہ ہے

اے آنکھ کہاں ہیں ترے اشکوں کے وہ گوہر
اب شاہ کے قدموں سے کرو ان کو نچھاور

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اے نارِ عشق تجھ کو سلام ہو ہزار بار
تیرے کرم سے عاشقِ بیدل کو مل گیا قرار

ہم مردہ تھے کہ اس نے ہمیں زندہ کر دیا
چہرے اداس تھے کہ تابندہ کر دیا

نورِ رحمت کی سخت بارش تھی
ہر طرح کی بڑی نوازش تھی

ہم کو یہ اک نئی حیات ملی
علم و حکمت کی کائنات ملی

دستِ پُرنور میں کمالِ معجزہ ہے
خاک کو چھو کے زرّ بناتا ہے سنگ کو وہ گُہر بناتا ہے

نورِ عشقِ مرتضاؑ ! ہر لحظہ ہو تجھ پر سلام
بندگانِ ناتمام تجھ ہی سے ہوتے ہیں تمام

میں ہوں نصیؔرِ خالی وہ ہے نصیرِ معنی ؎
میں ہوں غلام و ناکس وہ ہے امامِ اقدس

؎ نصیرِ معنی = حقیقی مددگار

مرکزِ علم و حکمت، لندن

جمعرات ۲۱/ جون ۲۰۰۱ء

ایڈیٹنگ کی تاریخ: بدھ ۲۹ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔بحوالۂ کتاب دیوانِ نصیری اور بہشتے اسفرکٗ، ص ۱۳۷،نورانیت کے راز:-

(امامِ زمانؑ کے) نور میں (جبکہ وہ برائے ظہورِ روحانی قیامت عارف کے عالمِ شخصی پر طلوع ہوجاتا ہے) معجزات ہی معجزات ہیں،اسی نورِ مقدس میں خدائے رحمان کے اسرارِ معرفت بھرے ہوئے ہیں، مجھے قرآنِ حکیم سے جو ''علمُ التّاویل'' کے اسرار حاصل ہوئے ہیں وہ حاملِ نور = امامِ زمانؑ کی عنایات ہیں، دینِ خدا کی نورانیت میں امامِ حقؑ مُلکِ عظیم = بہت بڑی سلطنت کا بادشاہ ہے (۴:۵۴) اور اس کی یہی بہت بڑی سلطنت بہشت میں بھی ہے (۷۶:۲۰)، اس شاہنشاہ کے محل میں جو بھید اور اسرار ہیں وہ صرف عارفوں ہی کو معلوم ہیں، گلی اور کوچے میں اگر کوئی گدا ہے تو اس کو بادشاہ کے محل میں ہونے والی باتوں کی کوئی خبر ہوتی نہیں ہے۔

دنیا میں مادی سائنس کی اتنی ترقی ہوئی ہے کہ لوگ پرواز کرکے چاند پر پہنچ گئے، لیکن وہ میرے دل کے جانان = امامِ زمانؑ کے معجزات سے ناواقف ہیں، ان کو خبر ہی نہیں کہ امامِ مبینؑ میں تمام الٰہی اور سماوی چیزیں جمع اور موجود ہیں (۳۶:۱۲)۔

امامؑ کے عشق کے ذریعے سے فنا فی الامامؑ ہوجانا ہی فنا فی اللہ ہے، اس کے بعد جو جو معجزات ہوتے ہیں، ان کا ذکر کسی اور سے نہیں کرنا ہے، جنّات حضرتِ سلیمانؑ کے اسرار سے بےخبر تھے، اپنے دل میں مرتبۂ علیؑ سے متعلق خاص خاص بھیدوں کا ایک خزانہ جمع کرلو۔

جمعرات ۳۰ ؍ اکتوبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی - ۲۷

منظوم

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الٰہی شکرِ نعمت کے لئے اب چشمِ گریان دے
''فنائے عشق ہو جاؤں'' یہی ہر لحظہ ارمان دے

اطاعت آنسوؤں سے ہو عبادت آنسوؤں سے ہو
محبت آنسوؤں سے ہو مجھے اِک ایسا ایمان دے

مجھے یہ گریہ و زاری ہمیشہ تازہ رکھتی تھی
خدایا میری علّت کی یہی ہے کُہنہ درمان دے

مناجاتوں میں سب احباب اکثر گڑگڑاتے ہیں
تو اپنے فضل سے ان کو الٰہی گنجِ قرآن دے

بھلی لگتی ہے بے حد آنسوؤں کی گوہر افشانی
خداوندا ! کرم کر ہم کو چشمِ گوہر افشان دے

ترے قرآنِ اقدس میں جواہر ہی جواہر ہیں
اسی دریائے رحمت سے خدایا دُرّ و مرجان دے

حبیبِ کبریا ہے وہ کہ تاجِ انبیاءؑ ہے وہ
محمد مصطفیٰؐ ہے وہ اسی کا ہم کو فرقان دے

علیؑ قرآنِ ناطق ہے علیؑ ہی بابِ حکمت ہے
اسی کی رہنمائی سے دلوں کو نورِ عرفان دے

امام و حجتِ قائم کہ سلطان بھی ہے جانان بھی
نصیرالدّین کو یا ربّ ہمیشہ وصلِ جانان دے

(بحوالۂ کتاب صنادیقِ جواہر، ص ۷، دانشگاہِ خانۂ حکمت)۔

۷/ جون ۱۹۹۹ء

شکرگزاری کے سخت امتحانی اور دشوار ترین مراحل ہمارے سامنے ہیں، اے دوستانِ عزیز! اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو اپنے بندوں پر نعمتوں کی بارش برسا سکتا ہے، اس کے لئے ایسا کوئی کام ہرگز مشکل نہیں ہے، مشکل ہم ایسے عاجز بندوں کے لئے ہے کہ کماکان حقّہٗ شکر نہیں کر سکتے ہیں۔

اے برادران وخواہرانِ روحانی! کیا ہم سب کے سب ایک ہی روح نہیں ہیں؟ خدا کے واسطے میری کوئی تعریف نہ کیا کرو، یہ صرف علیِّ زمانؑ کا معجزہ ہے جو آپ کی عبادت، قربانی، اعتکاف، گریہ وزاری، اور آنسوؤں کے ساتھ کئے ہوئے سجدوں کی وجہ سے ہے، کیا شکرگزاری کے اس سخت امتحان میں مجھے اکیلا چھوڑنا ہے؟ کیا آپ میری کاپیاں نہیں ہیں؟ کیا میں آپ کو حُبِّ علی، دُرِّ علوی، اور دُرِّ فاطمہ کی طرح عزیز نہیں رکھتا ہوں؟ کیا میں نے آپ کے آنسوؤں کی قدر نہیں کی؟ کیا میں عالمِ انسانیت سے تو قربان ہو گیا اور اپنی جان کے عزیزوں کو چھوڑ دیا؟ ایسا نہیں، ہرگز ایسا نہیں، میرا روحانی فائدہ تو بار بار آپ سے قربان ہو جانے میں ہے۔

الغرض ایک بار پھر حسبِ توفیق اعتکاف رکھیں، نیت یہ ہو کہ مولا نے ہمارے ادارے پر طوفانی علم کی بارش برسائی ہے، اس کی شکرگزاری حسبِ استطاعت ضروری ہے، اور غریب وضعیف استاد کی صحت کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

جمعہ ۳۱ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۲۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللّٰھُمَّ بحقِ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السّلام (چند بار)، اللّٰھُمَّ بحقِ آنکہ تیرا پاک نور اور زندہ اسمِ اعظم = علیؑ باطناً ہر پیغمبر کے ساتھ تھا اور آنحضرتؐ کے لئے ظاہر ہوا، جیسا کہ مولا نے خود فرمایا: انا فی العالم قدیم = میں عالم میں قدیم = ہمیشہ ہوں۔ اللّٰھُمَّ بحقِ کُلّ انبیاء علیہم السّلام کے حدودِ دین، اللّٰھُمَّ بحقِ جملہ کتبِ سماوی، وبحقِ جملہ الہاماتِ الٰہی، وبحقِ جملہ پیغاماتِ پیغمبران، وبحقِ عبادات و مناجاتِ انبیاء واولیاء علیہم السّلام، اللّٰھُمَّ بحقِ قرآنی دعائیں، قرآن کے باب (دروازہ) اور حجاب کی اجازت سے، یعنی حضرتِ شاہِ ولایت کے عشق ومحبت کی شرط کے ساتھ ہر دعا معجزۂ الٰہ بھی ہے، دوا بھی ہے، شفا بھی ہے، مشکل کشا بھی ہے، حاجت روا بھی ہے۔

یا اللہ! حضرتِ آدمؑ سے حضرتِ خاتمؐ تک جو چالیس حدودِ دین ہوئے ہیں ان کی حرمت سے، یعنی ناطقِ اوّل آدمؑ، وصی مولانا شیثؑ، اور دورِ آدمؑ کے چھ امام کُلّ آٹھ، اسی طرح تا ناطقِ پنجم کُلّ چالیس حدود ہوتے ہیں، اور حضرتِ خدیجۃ الکُبریٰ حجّۃُ الوقت خاتم الاربعین تھیں (بحوالۂ کتابِ مستطابِ سرائر، ص ۸۳ اور ۲۱۷)، حضرتِ خدیجہ سلامُ اللہ علیہا کا دینی، روحانی، اور علمی مرتبہ حجّۃُ الوقت تھا، یہ اسرار "سرائر" میں ہیں۔

سورۂ احقاف (۴۶: ۱۵) کا ارشاد آنحضرتؐ کی شان میں وارد ہوا ہے، جب حضورِ اکرمؐ کی عمرِ شریف کے چالیس سال مکمل ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تاجِ نبوّت سے سرفراز کیا، اس کی تاویل سرائر میں یہ ہے کہ آدمؑ سے آپؐ تک چالیس حدود مکمل ہوئے تھے، جن کا اوپر ذکر ہوا۔

اتوار ۲ رنومبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ میرے روحانی عزیزان! میں آپ سب سے بار بار فدا ہو جاؤں، مجھے آپ کی علمی خدمات اور علم میں پیشرفت سے بیحد شادمانی ہے، مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ نورِ الٰہی = امامِ مبین صلوات اللہ علیہ کی نورانی تائید سے آپ کے علم و حکمت میں اور بھی زیادہ ترقی ہوگی، آمین!

بعض علمی چیزیں اساسی اور ضروری ہوا کرتی ہیں، ان کو زیادہ توجہ سے پڑھنا ہے، تاکہ یہی چیزیں علم و حکمت میں آپ کی مدد کر سکیں، مثال کے طور پر مناجاتِ علمی-۱۲ میں حدیثِ شریف کا جو ترجمہ ہے وہ از حد ضروری ہے، یعنی مولا علی علیہ السّلام خلیفۃُ اللہ ہے، اور جو کتاب نازل ہوئی ہے یعنی قرآن، اس کا بھی خلیفہ ہے، اور علیؑ ہی اس کا باب (دروازہ) اور حجاب ہے کہ اس دروازہ اور حجاب سے ہٹ کر کوئی شخص قرآن کے باطن اور اسرارِ حکمت تک رسا نہیں ہو سکتا ہے، اور رسولؐ نے یہ بھی فرمایا کہ علیؑ میرے بعد قائمُ القیامت ہے، اور میرا جانشین ہے۔ پس مولا علیؑ تین معنوں میں خلیفہ ہیں: آپ خلیفۃُ اللہ ہیں، خلیفۂ قرآن اور باب و حجابِ قرآن ہیں، اور خلیفۂ رسولؐ ہیں۔

ہمارے عزیزان ان حکمتوں کو یاد رکھیں، کیونکہ انہی حکمتوں پر دین کی بنیاد قائم ہے۔ کتاب میں سے دعائے نور پڑھیں یا بطورِ مناجات الحمد پڑھیں۔

اتوار ۲ ؍ نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ درودِشریف کی فضیلت:-

سورۂ احزاب (۳۳:۴۳) کا بابرکت ارشاد ہے: هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔

ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے آئیں اور وہ مومنین پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

بحوالۂ تفسیرِ المتقین (ترجمۂ قرآن) حاشیہ، ص ۵۴۹، امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو شخص محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ اسی کا خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے۔

منگل ۴ رنومبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۱

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔سورۂ مریم (۱۹:۵۸) میں بابرکت ارشاد ہے:اِذَا تُتلٰی عَلَیھِم اٰیٰتُ الرَّحمٰنِ خَرُّوْا سُجَّداً وَّ بُکِیّاً ۔

ترجمہ: یہ انبیاء (علیہم السّلام) وہ تھے کہ جب ان کے سامنے خدا کی نازل کی ہوئی آیات پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ میں زاروقطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔

خداوندِ کریم کے پاک وپاکیزہ عشق ومحبت کے زیرِاثر زاروقطار روتے ہوئے سجدے میں گر پڑنا انبیاء واولیاء علیہم السّلام کی پاک سُنّت ہے،سورۂ بنی اسرائیل (۱۷:۱۰۷-۱۰۹) میں بھی دیکھیں، انبیاء واولیاء علیہم السّلام کی گریہ وزاری علم ومعرفت کے ساتھ ہوا کرتی تھی،اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

کتابُ العلاج، علمی علاج،ص ۱۸۹ پر ایک دائرہ ہے اس کو دیکھ کر آپ یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب ایک حقیقی مومن گریہ وزاری کر رہا ہوتا ہے تو اس حال میں اس کا نیک بخت دل کن معنوں کا حامل ہوسکتا ہے؟ ایک اندازے کے مطابق تقریباً سولہ یا بیس حکمتیں ہیں، تاہم اگر مومن علم اور امام شناسی میں ترقی پر ہے تو اس کے دل میں زیادہ حکمتوں کی کرنیں ہوسکتی ہیں۔

قرآنِ حکیم کی ہر مثال میں بہت سی حکمتیں ہیں: اِنَّ اَنکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیرِ (۳۱:۱۹)۔ترجمہ: آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔

منگل ۴ رنومبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۳۲

منظوم

عارفانہ کلام مولائے زمانؑ کی شانِ اقدس میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
knowledge for a united humanity

(۱) وہ اسمِ خدا ہے تو وہی ذکرِ خدا ہے
عارف نے یہی مکتبِ باطن میں پڑھا ہے

(۲) وہ سلسلۂ نورِ ہدایت ہے ازل سے
وہ پاک و منزّہ ہے سدا عیب وخلل سے

(۳) معراجِ فلک عرشِ الٰہ کرسیٔ اعظم
مسجودِ ملک مظہرِ حق قبلۂ آدم

(۴) صد شکر کہ مولائے زمانؑ آلِ نبیؐ ہے
اولادِ علیؑ واحد و یکتا ولی ہے

(۵) اللہ کا ہے نورِ عیان چشمۂ اسرار
عشّاق کے دل میں ہے سدا مطلعِ انوار

(۶) وہ دینِ خدا کاشفِ اسرارِ قیامت
ہے مصحفِ ناطق کہ سنیں اہلِ سعادت

(۷) اے اسمِ خدا آنکہ تو ہے اعظم و اعلیٰ
حقّا کہ تو ہے نورِ علیؑ از ہمہ بالا

(۸) اے وارثِ سلطان محمد شہِ اکرم
اے ابنِ علی شاہؑ شہنشاہِ دو عالم

(۹) اے نورِ خلافت کہ تو ہے نورِ امامت
آدمؑ سے چلی آگئی ہے تیری وراثت

(۱۰) خداوندا ! نصیرؔ اُنرے ہِک ڈم ہُکن با٘ ی
جماعَترے غُم اُجُوک لُم تِکرے پھُکن با٘ ی

فرہنگ:

(۱) جب امامِ زمانؑ اللہ کا اسمِ اعظم ہے تو پھر وہی اللہ کا ذکرِ اعظم بھی ہے
(۲) مُنزّہ = پاک، مقدّس
(۳) معراجِ فلک = آسمان کی سیڑھی
(۴) واحد و یکتا ولی = یعنی دنیا میں صرف ایک ہی ولی ہے جو امامِ زمانؑ ہے
(۵) عُشّاق = عاشقان
مطلَعِ انوار = مشرقِ انوار، آسمانِ انوار
(٦) کاشفِ اَسرارِ قیامت = قیامت کے بھیدوں کو کھولنے والا
مَصُحفِ ناطق = قرآنِ ناطق
(۹) امامِ زمانؑ میں ایک ہی نور ہے جو نورِ خلافت اور نورِ امامت کا سنگم ہے، اور آدمؑ میں بھی ایسا تھا۔

کتابِ سلسلۂ نورٌ علیٰ نورٍ، ص ۵۷-۷۶ پر دیکھیں، جب آدم خلیفۃُ اللہ کے ایک ہی نور میں خلافت بھی تھی اور امامت بھی، تو پھر حاضر امامؑ جو وارثِ آدمؑ ہے اس میں امامت اور خلافت کیوں نہ ہو۔

جمعۃُ المبارک ۷/نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۲

منظوم

مستِ الست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کثرتِ ذکرِ خدا سے قلب کو پُر نُور کر
علم و حکمت کی ضیا سے روح کو مسرور کر

عالمِ شخصی کو اپنا دن بدن آباد کر
نفس کے چنگل سے خود کو اے جری! آزاد کر

خدمتِ خلقِ خدا! صحرائے اعظم درمیان
سر کے بل چلنا ہے تجھ کو اے قلم! اے پہلوان!

گُل فشانی ہو بطرزِ باغِ فردوسِ برین
تا کہ جس سے شادماں ہوں سب کے سب اہلِ زمین

روح کی پہچان میں جنت بھی ہے دیدار بھی
تاج و تختِ سلطنت بھی علم کا دربار بھی

ہے شہنشاہِ دو عالم ''نور'' مولانا کریم
تُو فنا ہو کر اسی میں دیکھ اسرارِ عظیم

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

میرے مولا نے مجھے لوگوں سے قربان کردیا
اس ''خلیلی'' کام سے دنیا کو حیران کردیا

میں نے نیّت کی عیالُ اللہ کی خدمت کروں
گر رضائے حق ہے اس میں پھر یہی طاعت کروں

چشمِ ظاہر میں نصیرالدّین ہے شخصِ حقیر
باطناً مستِ ازل بھیدوں سے پُر ہے یہ فقیر

نصیرے عشقے کتاب عالَمر فریش میئمی
سروشے غَیبے جھان ڈم خبر سُوآی لے سَبُور

(از دیوانِ نصیری)

جمعةُ المبارک ۲۹ ستمبر ۲۰۰۳ء

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ استغفار اور توبہ کا حکم دیکھ کر دل خون کے آنسو رونا چاہتا ہے، لیکن وہ بھی آسان نہیں، یہ بیماریاں کیا ہیں؟ سزائیں ہیں، ایک چھوٹی سی خدمت کر کے بہت بڑا فخر کرتے ہیں، غفلت، ناشکری، گریہ وزاری کی کمی، شب خیزی کی کمی، اور بہت ساری تقصیرات، جہاں جہاں لشکرِ اسرافیلی کے ساتھ گریہ وزاری ہوتی تھی، جب جب مولا کے عاشقوں کے ساتھ آسمانی عشق کے آنسو آتے تھے، وہ مجالس بہت یاد آتی ہیں۔

اے عزیزان! آؤ آؤ قرآنِ حکیم کی طرف آؤ! بھول نہ جانا: استغفار اور توبہ قولاً بھی ہے اور فعلاً بھی، خلیفۃُ اللہ = علیؑ زمانؑ الوَدود ہے، یعنی مُحبِّ اعظم اور محبوبِ اعظم، اس کی پاک محبت سے فائدہ حاصل کرنے کی شرط استغفار اور توبہ ہے، یعنی گریہ وزاری (۱۱:۹۰)۔

سورۃُ المؤمن (۴۰:۳) کا غالب پُرحکمت ارشاد ہے: غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ذِی الطَّوۡلِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ۔

ترجمہ: گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا صاحبِ فضل وکرم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

ہمارے قدیم بزرگ اس آیۂ کریمہ کو اپنی عبادت میں پڑھا کرتے تھے، یہاں ہم سب کو سوچنے کا مقام ہے، اور بہت سوچنا ہے، بلکہ بار بار سوچنا ہے۔

استغفر اللہ (چالیس بار)، یا خداوندِ کریم! یا ارحمَ الرّاحمین! ہم ناچار، بیمار،

ضعیف وزار، اور شرمسار بندوں کو اپنے پاک عشق و محبت کی پُرحکمت گریہ وزاری عطا فرما، تاکہ اسی میں تمام اچھے اور اعلیٰ معانی آجائیں، آمین!

سنیچر ۱۵ / نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۵

منظوم

توصیفِ لطیفِ مولانا حاضر امامؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مظہرِ نورِ خدا مولا کریم
جانشینِ مصطفا مولا کریم

معدنِ جود و سخا کانِ کرم
چشمۂ آبِ بقا مولا کریم

وہ چراغِ کائناتِ عقل و جان
وہ ستونِ زیرِ سماء مولا کریم

وہ ظہورِ نورِ شاہِ اولیاء
یعنی خود ہے مرتضا مولا کریم

وہ خلیفہ ہے خدائے پاک کا
حیّ و حاضر ہے سدا مولا کریم

عالمِ شخصی میں جا کر دیکھ لے
کنزِ اسرارِ خدا مولا کریم

وہ امامِ عصرِ حاضر ہے بحق
بادشاہِ دوسرا مولا کریم

تو کتابُ اللہ ناطق ہے ہمیں
تجھ سے حکمت ہے عطا مولا کریم

عاشقان تھے منتظر دیدار کے
مرحبا صد مرحبا مولا کریم

جان فدا کر اپنے آقا سے نصیرؔ!
جان و دل تجھ سے فدا مولا کریم

فرہنگ:

معدن = کان

زیرِ سماء = آسمان کے نیچے

دوسرا = دونوں جہان

سنیچر ۱۵ر نومبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔سورۂ ابراہیم (۴۸:۱۴) کا حکمت سے لبریز ارشاد ہے: یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَھَّارِ۔

ترجمہ: جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین کردی جائے گی اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔

زمین کس طرح تبدیل ہوگی؟ اس کے جواب میں بہت اختلاف ہے، اختلاف کا حوالہ: حاشیۂ ترجمۂ قرآن، سیّد فرمان علی، ص۴۱۶۔

یہ بندۂ کمترین از بندگان، یعنی امامِ زمانؑ کے غلاموں میں سے کمترین غلام، عرض کرتا ہے کہ جب خلیفۃُ اللہ = امامِ زمانؑ روحانی قیامت برپا کرتا ہے تو اس وقت یہ زمین نہیں ہوتی ہے، بلکہ اس کی جگہ عالمِ شخصی کی زمین ہوتی ہے، اور سب لوگ وہاں خدائے واحدِ قہار اور تاویلاً امامِ زمانؑ کے روبرو ہوتے ہیں، جبکہ امامِ زمان صلواتُ اللہ علیہ یقیناً خلیفۃُ اللہ ہے، پس قرآن میں ۹۸۰ (نوسواسی) مرتبہ لفظ اللہ آیا ہے، اور اس میں ہر بار تاویلاً خلیفۃُ اللہ یعنی امامِ زمانؑ کا ذکرِ جمیل ہے۔

واحد بروزنِ فاعل، وہ ہے جو فی ذاتہٖ ایک ہے اور سب کو ایک کرنے والا ہے، قہار کے معنی ہیں سب پر غلبہ پانے والا، بڑا زبردست (قاموس القرآن، ص۴۳۰)۔امامِ زمانؑ جب جب اور جہاں جہاں روحانی قیامت کی غالبیّت اور زبردستی سے کام لیتا ہے تو اس تجلّی میں وہ پاک الواحد القہّار کہلاتا ہے، قرآنِ حکیم کے چھ مقام پر اس تجلّی کا ذکر ہے۔

اتوار ۱۶ ر نومبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۴۷

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ حضرتِ مولانا مرتضٰی علی صلواتُ اللہ علیہ کے پاک و پُرحکمت ارشادات میں یہ ارشاد بھی ہے: اسمی فی القرآنِ حکیماً ۔ترجمہ: میرا نام قرآن میں حکیم ہے۔ بحوالۂ کتابِ سرائر، ص ۱۱۷۔

قرآنِ پاک میں کُلّ ۸۱ مقامات پر لفظِ حکیم آیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا اسمِ صفت ہے اور قرآنِ پاک کا اسم بھی ہے، ہاں یقیناً درست ہے اور بقولِ رسولؐ یہ بھی حقیقت ہے کہ مولا علی خلیفۃُ اللہ اور خلیفۂ قرآن ہے، لہٰذا اللہ کے اور قرآن کے ہر اسم کا حقیقی نمائندہ علیؑ ہی ہے، یعنی علیِّ زمانؑ، پس امامِ زمانؑ کے ہر عاشق پر لازم اور واجب ہے کہ وہ آئینۂ حکمتِ قرآن میں تجلّیاتِ نورِ امامت کو دیکھنے کیلئے کوشش کرے، ان شاء اللہ بتدریج کامیابی ہوگی، "جُوینده یابنده"، آپ ایک بار پھر اس حدیثِ شریف کو یاد کریں جس کا ترجمہ مناجاتِ علمی-۱۲ میں ہے۔

ہمیں یہاں آپ کو یہ بھی یاد دلانا ہے کہ حضرتِ سیّدُ المرسلینؐ کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم "حکیم" ہے، قرآنِ پاک میں حضورؐ کا یہ بابرکت نام بصورتِ حکمت موجود ہے، دعائے ابراہیمؑ (۲:۱۲۹) میں ہے: تاکہ رسولؐ ان کو کتاب اور حکمت سکھائے۔ پس ظاہر ہے کہ خدا جس کو حکمت سکھانے کے لئے مقرر کرتا ہے اس کو پہلے حکیم بناتا ہے۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (۶۸:۴) = اور بیشک تمہارے اخلاق بڑے اعلیٰ درجہ کے ہیں۔

پیر ۱۷ رنومبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۳۸

منظوم

استمداد= مدد چاہنا= امداد طلب کرنا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

(۱) المدد یاشاہِ مردان المدد!
المدد اے سرِّ یزدان المدد!

(۲) مظہرِ حقّ بادشاہِ مُلکِ دین
اے کلیدِ گنجِ قرآن المدد!

(۳) تُو امامِ حیّ و حاضر ہے بحق
نورِ سلطان نورِ سلمان المدد!

(۴) علم پانی اور تو ہی عرش ہے
اے سفینۂ نورِ رحمان المدد!

(۵) یاعلیؑ الوقت مولانا کریم
المدد یا شاہِ دوران المدد!

(۶) اے شہنشاہِ دو عالم تاجدارِ نورِ حق
گنج بخشِ اسمِ اعظم جان وجانان المدد!

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

(۷) اسمِ اکبر ہے خدا کا تو امامُ المُتّقین
اے تو قرآنِ مُجسّم شاہِ شاہان المدد!

(۸) تیرے در پر سر رکھا ہے یہ نصیؔرِ بیقرار
عذر خواہان ہو گیا ہے اور گریان المدد!

فرہنگ:

اَلْمَدَدْ = مدد کر، سہارا دے، آسرا دے

منگل ۱۸؍نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۸
کی ایک تجلّی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

(۱) شاہِ مردان (فارسی) حضرتِ علیؑ کا لقب (فیروز اللغات، ص ۸۳۵)، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

؎ شاہ مردان سرِّ یزدان قُوّتِ پروردگار
لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

سرِّ یزدان کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کے اسرارِ باطن کا خزانہ یعنی خدا کے عظیم بھیدوں کا خزانہ، جب خدا نے تجھ کو اپنا خلیفہ اور نمائندہ بنا کر سب کچھ دیا ہے، تو تُو ہی ہماری مدد کر!

(۲) مظہرِ حق یعنی تو خدا کی صفات کی ظہور گاہ ہے، دینی مُلک جو سب سے عظیم مُلک ہے، تو ہی اس کا بادشاہ اور سلطان ہے، اے تو خزانۂ قرآن کی زندہ کلید! ہماری مدد کر!

(۳) اس دنیا میں صرف تو ہی حیّ و حاضر امام ہے، تجھ میں وہی بہت پاک نورُ الاعظم ہے، جو آپکے دادا جان اور پھر آپ کے والدِ بزرگوار میں تھا، جیسا کہ شعر ہے:-

؎ پدر نور است پسر نور است مشہور
ازینجا فہم کن نورٌ علیٰ نور

یا امامِ برحقؑ! ہماری مدد کر!

(۴) میں نے تیرا اوّلین معجزہ یہ دیکھا کہ بحرِ علم پرعرش اور نورِ رحمان کا سفینہ تو ہی ہے، یا مولا! ہماری مدد کر!

(۵) جو بات جس طرح کہنے کا حق رکھتی ہے اس کو اسی طرح کہنا ضروری ہے، مولائے پاک نے اس غلامِ کمترین سے فرمایا تھا: ہم تمہارے ساتھ کام کریں گے تم ہمارے ساتھ کام کرو۔ اس وقت مولا کے دو عظیم عاشق موجود تھے، اب میں یہ اقرار و اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ میری نظم ونثر میں جہاں جہاں خوبیاں ہیں، وہ میرے پاک مولا کی نورانی تائید سے ہیں، جہاں جہاں خامیاں اور غلطیاں ہیں وہ سب اس بندۂ خام و ناتمام کی ناشکری اور نااہلی کی وجہ سے ہیں۔

(۶) جواہرات بے جان اور بے عقل جمادات کا نام ہے، پس دنیا کے بادشاہوں نے ایسے پتھروں کا تاج سر پر رکھا تو کیا ہوا؟ اے صاحبانِ عقل! میرے مولا اور شاہنشاہ کے پاک سر پر اللہ تعالیٰ کے نورِ اعظم کا تاج ہے۔

اے پاک مولا! تو وہ سب سے بڑا فیّاض ہے، جو اسمِ اعظم کا خزانہ عطا کرنے والا ہے، یہ فیّاضی بیمثال اور لاجواب ہے، مولا! تو ہماری جان بھی ہے اور جانان بھی، یا مولا! ہماری مدد کر!

(۷) یا امام المتّقین! آپ ہی خدا کا سب سے بڑا نام یعنی اسمِ اعظم ہیں، آپ ہی اے بادشاہوں کے بادشاہ! قرآنِ مُجسّم = قرآنِ ناطق ہیں، یا مولا! ہماری مدد کر!

جمعرات ۲۰ / نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مناجاتِ علمی-۳۹

اعتکافِ کثیر المقاصد (۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔تعلیماتِ دانشگاہِ خانۂ حکمت میں ایک نئی اصطلاح کا اضافہ ہوا: اعتکافِ کثیر المقاصد، ان شاء اللہ، یہ ایک عمدہ اور مفید اصطلاح ثابت ہوگی، چنانچہ علمی میدان میں اصطلاحات کی بہت بڑی اہمیت ہے، کیونکہ اصطلاح کلیدی کردار ادا کرتی ہے، جس طرح آج تک ہمارے ادارے میں جتنی اصطلاحات استعمال ہوتی آئی ہیں ان سے بہت ہی فائدہ ہوا ہے، تاہم اعتکافِ کثیر المقاصد سے ایک ایسا اعتکاف مراد ہے جس میں بہت سے مقاصد پیشِ نظر ہوں۔

یہ بڑی دانش مندانہ اور منطقی بات ہے کہ جب کچھ مومنین یا کوئی مومن خداوندِ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی سے رجوع کرتا ہے تو ایسے میں اس کو بہت ہی محدود مقاصد کو پیشِ نظر کیوں رکھنا چاہئے؟ جبکہ خداوندِ تعالیٰ کا بحرِ رحمت بیحدو بے پایان ہے، پس خوبی کی بات تو یہ ہوگی کہ بندہ اپنے ربّ سے بہت سے سوالات کرے، بہت سی حاجتوں کو طلب کرے، تب ہی مانا جائے گا کہ اس بندہ نے اپنے پروردگار کی بے پایان رحمت کا اندازہ کرلیا، کیونکہ خداوندِ عالم کے پاس بے شمار خزانے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے بہت سے سوالات کریں اور بہت سی دعائیں کریں، اور یہ ایک سلسلہ ہو، اس بہانے سے خصوصی عبادت بھی ہو، عاجزی بھی ہو، گریہ وزاری بھی ہو، ساتھ ہی اظہارِ حاجت بھی ہو، اور ہر طرح سے رجوع ہو، اور ہر طرح سے سوال ہی سوال ہو، تو رحمت کا یہی تقاضا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اعتکاف مسلسل عبادت کا نام ہے، اور بندگانِ خدا کے لئے

مسلسل عبادت ہی مفید ثابت ہوسکتی ہے، نیز اس میں یہ امید بھی ہے کہ خدا کے بندے اپنے آپ کو عاجز بنائیں، عاجزی کو سیکھیں، اور گریہ وزاری کریں، وہ ہمیشہ خدا سے رجوع ہوجانے کے عادی ہوجائیں، الغرض اس میں بے شمار فائدے ہیں، پس ہم نے اعتکافِ کثیر المقاصد کی اصطلاح بنائی، الحمدللّٰہ! اس سے ہم مطمئن ہیں، امید ہے کہ ہمارے عزیزان اس مقصد کو سمجھ لیں گے اوراس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

دوسری بات چالیس دن سے متعلق ہے کہ قرآن و اسلام میں چالیس دن کی مدّت کی بہت بڑی اہمیت ہے، ہم نے البتہ چالیس کے عدد پر مقالہ لکھا ہے۔

اہلِ دانش کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو چالیس دن کے اعتکاف پر کوہِ طور بلایا تھا، جبکہ حضرتِ موسیٰؑ کا اپنا ایک مرتبہ تھا کہ وہ عظیم پیغمبروں میں سے تھا، چنانچہ یہی چالیس دن کی عبادت یا اعتکاف اہلِ ایمان کیلئے بھی زبردست مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

اگر اعتکاف کی ضرورت نہ ہوتی اور یہ ایک زائد چیز ہوتی تو حضرتِ موسیٰؑ کیلئے اس کو ایک زائد چیز ہی ہونا چاہئے تھا، باوجود این موسیٰؑ جیسی عظیم ہستی کے لئے اعتکاف کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ جہاں حضرتِ موسیٰؑ کے لئے اعتکاف کی ضرورت تھی جبکہ وہ خدا کے عظیم پیغمبروں میں سے تھا، اوراس کے لئے کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی، تو پھر ایسے میں اس کی اہمیّت مومنین کے لئے اور بھی زیادہ ہوگئی، تاکہ وہ اپنی پسماندگی سے کچھ آگے بڑھیں، اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرسکیں، کچھ گریہ وزاری کو سیکھیں، اور کچھ عبادت سے اس کی حقیقت کو معلوم کریں۔

الغرض پیغمبروں کی سُنّت پر چلنا اللہ کے نزدیک ایک پسندیدہ عمل ہے کہ پیغمبروں نے جو کام کیا ہے وہ امتوں اور مومنین کیلئے کیا ہے، جبکہ وہ ذاتی طور پر خدا کے برگزیدہ تھے، ان کو خداوند تعالیٰ نے نبوّت کے لئے منتخب فرمایا تھا، لہٰذا عبادت و بندگی میں اتنی سخت محنت کا

مظاہرہ کرنے کا منشاء یہ ہے کہ مومنین ان کے نقشِ قدم پر چلیں، جبکہ پیغمبروں کے نقشِ قدم پر چلنا قرآن کی دعوت ہے، جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں:-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (۱:۵-۶)۔

ہم کو شروع ہی میں براہِ راست تعلیم میں یہ سکھایا گیا ہے کہ ہم ان برگزیدہ بندوں کے راستے پر چلیں جن پر خدا کے انعامات ہوئے ہیں، اس حکم کے تحت اہلِ دانش کے نزدیک یہ اعتکاف ایک امرِ ضروری قرار پاتا ہے، اگرچہ قرآنی احکام کے مطابق یہ فرائض میں سے نہیں ہے، اگر فرائض میں سے نہیں تو پھر نوافل میں سے ضرور ہے، جو چیز نوافل میں سے ضروری ہو وہ بیحد ضروری ہوتی ہے، جس طرح حدیثِ نوافل میں یہ ذکر گزرا کہ بندۂ مومن کی زیادہ ترقی فرائض سے نہیں بلکہ نوافل سے ہوتی ہے، لہٰذا اعتکاف کے بارے میں سوال باقی نہیں رہتا، اسلئے اہلِ دانش کے نزدیک یہ پسندیدہ کام ہے، اگر اس پاکیزہ سُنّت، جو انبیاءؑ کی سُنّت ہے، پر عمل کیا گیا تو ان شاء اللہ بہت ہی خوشگوار ثمرات سامنے آئیں گے۔

کون کہتا ہے کہ صرف حضرتِ موسیٰؑ نے چالیس دن کا اعتکاف کیا، جبکہ سردارِ انبیاء نے ایسا کوئی اعتکاف نہیں کیا؟ بلکہ سوچا جائے تو حضورِ انورؐ کی سیرتِ طیّبہ سب کے سامنے ہے کہ حضورؐ نے غارِ حرا میں وہ اعتکاف کیا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

الغرض کسی بھی دانشمند کو اس میں شک نہیں ہے کہ مسلسل عبادت میں فائدے ہی فائدے ہیں، ویسے بھی ہمارے عزیزوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ نوافل کے سلسلے میں ازخود اعتکافات کرتے آئے ہیں، لہٰذا ہم نے بھی اس موقع کی مناسبت سے اعتکاف کی تجویز پیش کی، ان شاء اللہ، ہمارے عزیزان اس کو قبول کریں گے، لیکن ایک احتیاط کی بات یہ ہے کہ اعتکاف ایک قسم کا نذر ہے یعنی نذر ماننا تاکہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر ایک عبادت اپنے اوپر واجب کرلی جائے، ساتھ ہی ساتھ یہ ایک طرح سے خدا کے ساتھ عہد و

پیمان بھی ہے کہ خدا کے بندے اپنی رضا ورغبت سے خدا کی خوشنودی کی خاطر کوئی عبادت، کوئی بندگی، کوئی قربانی اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں، گویا خدا سے عہد کرتے ہیں، پس ان کو چاہیئے کہ خدا سے جو عہد کیا ہے اس کو معمولی شئ قرار نہ دیں، کیونکہ یہ غیر معمولی ہے۔

نذر ماننے کی روایت قرآن میں موجود ہے، جیسے مریمؑ کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ شکم میں جو بھی اولاد ہے اس کو خدا کے نذر کر دی جائے، اس کی اس نذر کے مطابق جب مریمؑ پیدا ہوگئی تو اس کو اس کی والدہ نے خانقاہ کے حوالے کر دیا، قرآن میں یہ ایک مشہور قصّہ ہے۔

اس کے علاوہ مریمؑ نے فرشتہ کے مشورے سے بات نہ کرنے کا روزہ رکھا تھا جس کو انہوں نے پورا کیا، یہیں سے پتا چلتا ہے کہ نذر ماننے یعنی ازخود کسی عبادت، صدقہ، اور قربانی کو اپنے اوپر واجب کرنے کی روایت قرآن میں موجود ہے، اور جو روایت قرآن میں ہو اس کے لئے کسی مسلمان کو کیا شک ہو سکتا ہے، پس ہمیں امید ہے کہ ہمارے عزیزان ایسی دانشمندی کی باتوں، جن میں حکمت ہے، سے فائدہ اٹھائیں گے، اس سے ان شاء اللہ ان کی روحانی ترقی ہوگی۔ (...سلسلہ جاری ہے)۔

گذشتہ تاریخ: ۳/اپریل ۲۰۰۰ء

موجودہ تاریخ: یک شنبہ ۲/نومبر ۲۰۰۳ء

مناجاتِ علمی-۴۰

اعتکافِ کثیر المقاصد (۲)

(پیوستہ از گذشتہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ہم نے اِی-میل (E-mail) میں اس اعتکاف کا نام اعتکافِ کثیر المقاصد بتایا ہے، اور یہ سچ ہے کہ اس کے بہت سے مقاصد ہیں، ہم نے اس اِی-میل میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ اس میں تین مقاصد اہم ہیں، چنانچہ اس اعتکاف کے سلسلہ میں عبادات وتسبیحات ہمارے عزیزان کو معلوم ہیں، تاہم اس میں ایک اہم تجویز یہ ہے کہ حضرتِ یونسؑ کی تسبیح والی آیت کا ورد کیا جائے، وہ ہے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ (سورۃ الانبیاء، ۲۱: ۸۷)۔

بحرُ العلوم صاحب آپ کو قرآن سے اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں، اس کا درست تلفظ پڑھا سکتے ہیں، اور اس کے معنی بھی بتا سکتے ہیں۔

اس تسبیح کی بہت بڑی اہمیّت اس لئے ہے کہ خداوندِ عالم نے خود اس تسبیح کی تعریف فرمائی ہے (۳۷: ۱۴۳-۱۴۴)، قرآنِ حکیم میں جہاں کہیں کوئی تسبیح، آیت، درود ایسا ہو کہ خدا خود اس کی تعریف فرماتا ہو تو پھر ایسے میں اس کی زبردست اہمیّت کیوں نہ ہو، اور اس میں کسی مومن کو کس طرح کوئی شک ہوسکتا ہے، پس اس تسبیح کی دو بہت بڑی خصوصیات ہیں: ایک خصوصیت یہ ہے کہ حضرتِ یونسؑ کو اس تسبیح کے پڑھنے سے نجات ملی جبکہ وہ ایک بہت بڑی مشکل یعنی مچھلی کے پیٹ میں مبتلا ہوگیا تھا، جہاں سے ظاہری نجات قطعاً ناممکن تھی، اس لئے خدا اس کی تعریف فرماتا ہے، یہ دوسری خصوصیت ہوئی، الغرض

اس تسبیح کی دو خصوصیات ظاہر ہوئیں: ایک یہ کہ یونسؑ کو اس تسبیح کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی، اور دوسرا یہ کہ خدا خود نمایاں طور پر اس کی تعریف فرماتا ہے، لہٰذا اس مقام یا قصہ یعنی قصۂ یونس کو پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا تو اس سے زیادہ اس کی نادانی اور کیا ہو سکتی ہے۔

ایک اور اہم نکتہ یہ کہ پیغمبروں نے جہاں اپنے ربّ سے رجوع کیا ہے اور دعائیں کی ہیں، وہاں انہوں نے اپنی دعا میں یہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، پس معلوم ہوا کہ بندہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، اور اپنے آپ پر ظلم کرنا بہت بُری بات ہے، دنیا میں اگر کوئی بادشاہ یا عملدار ظالم ہے تو لوگ اس کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں، جہاں دنیائے ظاہر میں ظلم کو ایک بدترین عادت قرار دیا جاتا ہے، وہاں حقیقت کی روشنی میں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی بری چیز یعنی ظلم انسان اپنی روح پر کرتا رہتا ہے، حالانکہ روح مقدّس بھی ہے اور اللہ کے نور سے بھی، کہ روح کسی معصوم انسان سے بھی معصوم ہے، ایسے میں اپنی روح پر ظلم کرنا بہت بڑا جرم ہے، اسی لئے پیغمبروں نے اپنی دعاؤں میں کہا کہ ان سے اپنے آپ پر ظلم کرنے کا ارتکاب ہو گیا، لہٰذا اس دعا میں ایک طرف انسان کی عادت کا ذکر ہے تو دوسری طرف خدا کی پاکیزگی کا ذکر ہے، یعنی ذاتِ سبحان کی تعریف ہے جیسے سُبحٰنَکَ، پس خدا کے نزدیک یہ ایک پسندیدہ تسبیح ہے، چونکہ انسانوں سے خدا کی تعریف نہیں ہو سکتی، لہٰذا اتنا کہنا بھی کافی ہے، تاکہ خدا کو ہر چیز سے پاک قرار دیا جائے، پس یہ اس تسبیح کی تعریف ہے اور یہ خدا کو پسندیدہ ہے۔

ایک خوبی یہ بھی ہے کہ خدا کی وحدت بہت اہم ہے، اس کی توجیہہ یہ ہے کہ خدا ہی کو معبود قرار دینا اور خدا کے سوا غیر اللہ سے بری ہو جانا، لہٰذا اس میں تعریف ہے کہ:-

لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنۡـتَ سُبۡحٰنَکَ = کوئی معبود نہیں تُو ہی معبودِ برحق ہے۔ اسکے بعد اعتراف کرنا کہ:-

اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ = بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔ یہ اعترافِ قصور، اعترافِ جرم، اور اعترافِ گناہ ہے کہ میں ظالموں میں سے ہوں، کہ دنیا میں جیسے ظالم ہیں میں ان ظالموں کے زُمرے میں سے ہوگیا ہوں، پس یہ بندہ کا اعترافِ قصور اور اعترافِ عاجزی ہے، خدا ایسا ہی چاہتا ہے بوقتِ گریہ وزاری، لہٰذا یہ تسبیح بہت ہی عمدہ ہے، اسلئے اس اعتکاف کیلئے یہ تسبیح تجویز کی جاتی ہے کہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ۔ الغرض اس تسبیح کی مزید حقیقتوں کو سمجھنا ہے۔

ایک نکتۂ دلپذیر یہ بھی ہے کہ مومن کو نیّت کرنی چاہئے کہ نیّت کے بغیر کوئی عمل مکمل نہیں ہوتا، چنانچہ اس اعتکاف کے لئے جو مقاصد اِی-میل میں نمایاں ہیں ان کو سامنے رکھا جائے، جو بیحد ضروری ہیں۔

ان شاء اللہ، جن امّیدوں کے ساتھ دوستانِ عزیز سے رجوع کیا گیا ہے وہ امّیدیں ذاتِ خداوندی سے پوری ہوں گی، ورنہ کتنی عجیب بات ہوگی کہ استاد ہمیشہ خود کو برتر قرار دے اور بے نیاز سمجھے، اس کے مقابلے میں کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ وہ اپنے شاگردوں سے رجوع کرے اور ان سے دعا کو طلب کرے، گویا یہ خود ایک عاجزی ہے، بلکہ عملی عاجزی ہے، تو ان شاء اللہ یہ ایک پسندیدہ عمل ہے۔

اس کے علاوہ اس میں صداقت بھی ہے کہ کتنی پاکیزہ روحیں ہیں اس زمین پر، جن کو فرشتگانِ ارضی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا، کہ وہ معصوم بھی ہیں پسندیدہ بھی، عبادت گذار بھی ہیں خدمت گذار بھی، لہٰذا کیوں اعتراف نہ کیا جائے، ساتھیوں کی عبادات، ان کی خدمات، ان کی روحوں کی سعادتمندی، اور ان کی نیکیوں کو کیوں تسلیم نہ کیا جائے، پس اس اعتکاف کو کثیر المقاصد کہنے کا یہ سبب ہے کہ اس میں بہت سے مقاصد ہیں، ان شاء اللہ، اس سے خداوندِ عالم کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے، عالمِ غیب سے فیوضات و برکات کا نزول ہوسکتا ہے، علمی وروحانی ترقی ہوسکتی ہے، اور شکرگذاری کی کمی، جس کا ہر عزیز کو

اعتراف ہے، کا حق ادا ہو سکتا ہے، اور یہی چارۂ کار ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ سیارۂ زمین پر ہمارا گروپ ایک ایسا گروپ ہے جس پر زمانے میں اللہ کے سب سے زیادہ احسانات ہیں، اتنے زیادہ احسانات ہیں کہ ان کی قدر و قیمت کا تعیّن کرنا تو ایک طرف ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے، ایسے میں شکرگذاری کا یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ واقعاً اس اعتکاف میں بہت سے مقاصد ہیں، اس لئے اس کا یہ نام بالکل صحیح ہے اعتکافِ کثیر المقاصد، یعنی Multi-Purpose اعتکاف ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے کہ خداوندِ دوجہان عزیزوں کی دعا کو سنے گا، ان کے آنسوؤں کے موتیوں کو خاص الخاص مہمانی کے طور پر قبول فرمائے گا، ان پر رحمت اور برکت کی بارشیں برستی رہیں گی، اور ان کا عالمِ شخصی معمور ہوگا، وہ اس اعتکاف کے کرنے کے بعد پھر اس کے عادی ہو جائیں گے، ان کو اس سے مزہ آئے گا، اور ان فیوضات و برکات کو حاصل کرنے کے بعد دوسرے اعتکاف کے کرنے کے خواہشمند ہوں گے، ہماری امید یہی ہے، ان شاء اللہ۔

علاوہ ازین کتابِ حدیث میں ہے کہ چالیس مومنین مل کر اگر کوئی دعا کرتے ہیں تو خدا چالیس کے عدد کی وجہ سے ایکدم سے قبول فرماتا ہے، یہ حکمت البتہ فقہ کی کتاب میں ہے جس کو ہم نے تجہیز و تکفین کے عنوان سے ایک رسالہ میں لیا ہے، کہ اگر کوئی مومن اعمال میں کمزور ہے اور وہ مر جاتا ہے، اس کی نمازِ جنازہ میں اگر چالیس افراد کھڑے ہو جاتے ہیں، تو خدا ان چالیس مومنین کی دعا کی حرمت سے اس کو بخش دے گا، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی چیز کو کثرت سے کرنے کا کیا مقصد ہے، لہٰذا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی اس دعا و تسبیح کو کثیر افراد کے پڑھنے سے اگر ایک بڑی تعداد بنتی ہے تو یہ اس کی خصوصیت ہوگی، پس خدا اس کو قبول فرمائے گا اور جو جو مقاصد ہیں وہ ان شاء اللہ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

پورے ہوں گے۔

ان شاء اللہ، ہم وقتاً فوقتاً رابطہ رکھیں گے، مولا آپ کو کامیابی عنایت فرمائے!
آمین! یاربَّ العالمین!!(سجدہ)

گذشتہ تاریخ: ۳/اپریل ۲۰۰۰ء

موجودہ تاریخ: یک شنبہ ۲/نومبر ۲۰۰۳ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیاتِ قرآنی

نمبرشمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر	نمبرشمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۱	۱:۵-۶	۶۵	۱۹	۱۹:۷۶	ید
۲	۲:۱۲۹	۵۸	۲۰	۲۱:۸۳-۸۴	۲۵
۳	۲:۲۴۳	۱۹	۲۱	۲۱:۸۷	۱۱، ۶۷
۴	۲:۲۸۶	۲۳	۲۲	۲۲:۶۲	۹
۵	۳:۸	۲۱	۲۳	۲۳:۶۲	۱۷، ۴۵
۶	۴:۵۴	۴۰	۲۴	۲۳:۱۱۸	۲۶
۷	۵:۲۷	۱۸	۲۵	۲۴:۵۵	۳۷
۸	۶:۱۶۵	۳۷	۲۶	۳۱:۱۹	۴۷
۹	۷:۲۳	۱۸	۲۷	۳۱:۳۰	۹
۱۰	۷:۵۵	۳۰	۲۸	۳۲:۱۱	۲۹
۱۱	۷:۱۸۰	۲۱	۲۹	۳۳:۴۳	۴۶
۱۲	۱۱:۹۰	۲۸، ۵۳	۳۰	۳۳:۵۶	۶
۱۳	۱۳:۴۱	۱	۳۱	۳۴:۲۳	۹
۱۴	۱۴:۴۸	۵۷	۳۲	۳۶:۱۲	ز، ۳۷، ۴۰
۱۵	۱۷:۱۰۷-۱۰۹	۴۷	۳۳	۳۷:۱۴۳	۶۷
۱۶	۱۸:۴۶	ید	۳۴	۳۷:۱۴۴	۱۱، ۶۷
۱۷	۱۹:۵۶-۵۷	۱۸	۳۵	۳۸:۴۱-۴۴	۲۵
۱۸	۱۹:۵۸	۴۷	۳۶	۳۹:۲۳	۱۴

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۳۷	۳:۴۰	۵۳
۳۸	۱۲:۴۰	۹
۳۹	۱۵:۴۰	۹
۴۰	۶۰:۴۰	۳۳
۴۱	۶۰:۴۳	۳۷
۴۲	۲۹:۴۵	۱۷،۴۵
۴۳	۱۵:۴۶	۴۴
۴۴	۶:۴۷	۳۷
۴۵	۷:۴۷	تج
۴۶	۶:۶۶	یا
۴۷	۴:۶۸	۵۸
۴۸	۷:۶۹	۴
۴۹	۲۰:۷۳	تج
۵۰	۲۰:۷۶	۴۰
۵۱	۲:۱۱۰	۱۰

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

احادیثِ شریفہ

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱	معاشر الناس ھٰذا علی بن أبی طالب خلیفة اللہ فیکم و خلیفة کتابه المنزل علیکم و بابه وحجابه الذی لایؤتی الامنه والقائم من بعدی والقائم فیکم مقامی فاسمعوا له وأطیعوه...۔	۱۷، ۳۷، ۴۵، ۵۸
۲	خمرت طینة اٰدم بیدی اربعین صباحا۔ (حدیثِ قدسی)	۱۸
۳	موتوا قبل ان تموتوا۔	۱۹، ۲۹
۴	خلق اللّٰه عزوجل من نور وجه علی بن ابی طالب سبعین الف ملک۔	۳۷
۵	ما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیه ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل...۔ (حدیثِ قدسی)	٦۵
٦	اذا صلی علی المؤمن اربعون رجلا من المؤمنین فاجتهدوا فی الدعاء له استجیب لهم۔	۷۰

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a United Humanity

ارشادات واقوال

نمبر شمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
۱	سلمان غریبم قلبِ تو اللّٰہ مولانا علی۔	۸
	حضرت علی علیہ السّلام	
۲	انا العلی الکبیر۔	۹
۳	انا دین اللّٰہ حقا۔	۱۰
۴	انا نفس اللّٰہ حقا۔	۱۰
۵	انا فی العالم قدیم۔	۴۴
۶	اسمی فی القرآن حکیما۔	۵۸
	حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام	
۷	جو شخص محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو شخص محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔	۴۶
	حضرت امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ	
۸	خداوندِ کریم کو انسانی روح بہت ہی عزیز ہے۔	۲۸

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

اشعار

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱	خداوندا ! نصیر اُنے ہِکَ ذَم ہُکن باʼی	
	جماعَتے غُم اُچھوَک لُم تِکرے پھُکن باʼی	ز،۴۹
۲	تو طبیبی ودردمندان را ؛ از شفاخانہ تُودرمان است	۲
۳	شاہا زکرم برمنِ درویش نگر	۸
	برحالِ منِ خستہ ودلریش نگر	
	ہرچند نیم لائقِ بخشائشِ تُو	
	برمن منگر برکرمِ خویش نگر	
۴	زندانے اُیَم یاد جرے موٓ بیلَٹرے تِل آلجم	۸
	جنّت نُکاٗ آردِین نِمیٗ زِندانُ لوٓ ئیذ م	
۵	اے خالقِ ھربلند وپستی	۹
	شش چیز عطابکن زھستی	
	علم وعمل وفراخدستی	
	ایمان وامان وتندرستی	
۶	چشم بند وگوش بند ولب ببند	۱۲
	گرنہ بینی نورِ حق برمن بخند	

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۷	کریمابببخشائے برحالِ ما کہ ھستیم اسیرِ کمندِ ھَوا	۱۵
۸	نداریم غیر از تُو فریادرس توئی عاصیان را خطابخش وبس	۱۶
۹	بمیرائے دوست پیش ازمرگ ہمی گرزندگی خواہی کہ ادریس از چنین مُردن بہشتی گشت پیش ازما	۱۸
۱۰	پادشاھا جرمِ ما را در گزار ما گنہ گاریم و تو آمُرزگار	۱۹
۱۱	سالہا در بندِ عصیان ماندہ ایم از کردہ پشیمان ماندہ ایم	۲۰
۱۲	یا کریم العفو ستّار العیوب اننقام از ما مکش اندر ذنوب	۲۰
۱۳	ز ھر کم کمترم گر بی تو باشم ز گردون برترم گر با تو باشم	۲۱
۱۴	گر در یمنی و با منی پیشِ منی گر پیشِ منی و بی منی در یمنی	۲۲
۱۵	اے تو آمرزگار و بخشندہ ما سیاہ روزگار و لغزندہ	۲۳

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	شعر	صفحہ نمبر
۱۶	اے ز تو غیرِ جود و احسان نے وے زما غیرِ ذنب و عصیان نے	۲۳
۱۷	ما ز شرمِ گناہ در اندیشه مر تُرا رحمت و کرم پیشه	۲۴
۱۸	پادشاها بعفو و غفرانت بکمالِ سخا و احسانت	۲۴
۱۹	درِ توفیقِ مان برخ بکشا راه نور و نجات مان بنما	۲۴
۲۰	آنچه راندیم از دعا بزبان یا الٰهی بمنتها برسان	۲۴
۲۱	هرچه جستیم از درت بنیاز بحصولِ نیازِ مان بنواز	۲۴
۲۲	اللّٰهم یامغیثی عند کُلِّ شدّةٍ و یا مجیبی عند کُلِّ دعوةٍ	۲۴
۲۳	اے رہنمائے مومنان اللہ مولانا علی اے سترپوشِ غیب دان اللہ مولانا علی	۲۶
۲۴	اے نورِ الٰہی تو ہمیں اپنی لقا دے اے خضرِ زمان! بہرِ خدا آبِ بقا دے (نظم)	۳۱

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۲۵	میں نے ہاں صین میں علیؑ دیکھا شکرِ حق چین میں علیؑ دیکھا (نظم)	۳۴
۲۶	میں نے کل ظاہراً علیؑ دیکھا اس خفی نور کو جلی دیکھا (نظم)	۳۸
۲۷	الٰہی شکرِ نعمت کیلئے اب چشمِ گریان دے فنائے عشق ہو جاؤں یہی ہر لحظہ ارمان دے (نظم)	۴۱
۲۸	وہ اسمِ خدا ہے تو وہی ذکرِ خدا ہے عارف نے یہی مکتبِ باطن میں پڑھا ہے (نظم)	۴۸
۲۹	کثرتِ ذکرِ خدا سے قلب کو پُر نور کر علم وحکمت کی ضیا سے روح کو مسرور کر (نظم)	۵۱
۳۰	نصیرۓ عشقۓ کتاب عالَمر فریش میئمی سروشۓ غَیبۓ جهان ذم خبرسُوآی لۓ سَبُور	۵۲
۳۱	مظہرِ نورِ خدا مولا کریم جانشینِ مصطفا مولا کریم (نظم)	۵۵
۳۲	المدد یا شاہِ مردان المدد! المدد اے سرِّ یزدان المدد! (نظم)	۵۹
۳۳	شاہ مردان سرِّ یزدان قوّتِ پروردگار لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار	۶۱
۳۴	پدر نوراست پسر نوراست مشہور از ینجا فہم کن نورٌ علی نورِ	۶۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستُ الاعلام

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱	حضرت آدمؑ	۱۸، ۳۱، ۴۴، ۴۹، ۵۰
۲	حضرت ادریسؑ	۱۸
۳	حضرت اسرافیلؑ	۱۹
۴	حضرت ایوبؑ	۲۵
۵	حضرت امام جعفر صادقؑ	۴۶
۶	مولائے جلال الدّین رومیؒ	۱۲، ۱۸، ۲۰
۷	حضرت حسن بن صباحؒ	۲۱
۸	حضرت حواؑ	۱۸
۹	حضرت خدیجہؑ	۴۴
۱۰	حضرت امام سلطان محمّد شاہؑ	۲۸، ۳۵
۱۱	حضرت سلیمانؑ	۴۰
۱۲	حکیم سنائیؒ	۱۸
۱۳	حضرت نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امامؑ	۳۶، ۵۱
۱۴	حضرت شعیبؑ	۲۸
۱۵	حضرت شیثؑ	۴۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱۶	حضرت عزرائیلؑ	۲۹
۱۷	حضرت پرنس علی سلمان خانؒ	۳۶
۱۸	حضرت علیؑ	۹، ۱۰، ۱۷، ۲۱، ۳۷، ۳۸، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۵۸، ۶۱
۱۹	حضرت فریدالدّین عطارؒ	۲۰
۲۰	حضرت محمّدؐ	۴۲
۲۱	حضرت مریمؑ	۶۶
۲۲	حضرت موسیٰؑ	۶۴، ۶۵
۲۳	حضرت ھابیلؑ	۱۸
۲۴	حضرت یونسؑ	۱۱، ۶۷، ۶۹

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسمائے کتب

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحہ نمبر
۱	المیزان	۷
۲	تجہیز و تکفین	۷۰
۳	ترجمۂ قرآن سیّد فرمان علی	۵۷
۴	تفسیر المتّقین	۴۶
۵	دیوانِ نصیری اور بہشتے ۲ اَسقُرِکْ	۴۰
۶	سرائر و اسرار النّطقاء	۹، ۱۰، ۱۷، ۴۴، ۵۸
۷	سلسلۂ نورٌ علیٰ نورٍ	۳۷، ۵۰
۸	شاہکار انسائیکلوپیڈیا	۱۲، ۲۸
۹	صحیح البخاری	۶
۱۰	صنادیق جواہر	۴۲
۱۱	فیروز اللغات	۶۱
۱۲	قاموس القرآن	۲۸، ۵۷
۱۳	قاموس الوحید	۲۸
۱۴	قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت	۴
۱۵	کتاب العلاج	۳۰، ۴۷
۱۶	کوکبِ درّی	۲، ۲۱، ۳۷
۱۷	وجہِ دین	۱۱
۱۸	ہزار حکمت	۶

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اصطلاحات

نمبرشمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱	اسمِ اعظم	۱۰،۱۱،۱۴،۱۸،۲۱،۳۲،۴۴،۴۹،۶۲
۲	امامِ مبینؑ	ز،یا،۱۰،۳۷
۳	حجتِ قائم	۴۲
۴	حظیرۂ قدس	ز،ا،۱۸،۳۷
۵	حکمتِ بالغہ	ز،ید،ا
۶	خلیفۃ اللہ	یا،۱۸،۳۷،۴۵،۵۰،۵۳،۵۷،۵۸
۷	خلیفۂ رسولؐ	یا،۳۷،۴۵
۸	خلیفۂ قرآن	۴۵،۵۸
۹	روحانی قیامت	ز،ا،۴،۱۰،۱۴،۱۸،۱۹،۳۷،۴۰،۵۷
۱۰	صوفیانہ موت	۴
۱۱	عالمِ انسانیت	۳،۵،۴۳
۱۲	عالمِ شخصی	۱۰،۱۹،۳۷،۵۱،۵۶،۵۷،۷۰
۱۳	علیؑ الوقتؑ	ز،ط
۱۴	فنا فی الامامؑ	۴۰
۱۵	فنا فی اللہ	۴۰

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱۶	قائم القیامتؑ	۱۷، ۴۵
۱۷	قرآنِ ناطق	۱۰، ۴۹، ۶۲
۱۸	قوّتِ اسرافیلیہ	۲۸
۱۹	قوّتِ جبریلیہ	۲۸
۲۰	قوّتِ عزرائیلیہ	۲۸
۲۱	قوّتِ میکائیلیہ	۲۸
۲۲	گریہ وزاری	ط، یا، ۳، ۱۸، ۲۷، ۳۰، ۳۳، ۴۱، ۴۲، ۴۷، ۵۳، ۵۴، ۶۳، ۶۴، ۶۹
۲۳	لشکرِ اسرافیلی	یہ
۲۴	نورانی بدن	ط
۲۵	نورانی مُووی	ی، ید
۲۶	وارثِ آدمؑ	۳۱، ۵۰

Table of Contents

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

www.monoreality.org

ISBN 190344033-5

9781903440339